REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۲۵　　شمارہ ۴۵

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. PIN- 143516

۱۰ ذیقعدہ ۱۳۹۶ ہجری　　۴ نبوت ۱۳۵۵ ہش　　۴ نومبر ۱۹۷۶ ء

اخبار احمدیہ

✯— قادیان یکم نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم نصیر الدین احمد صاحب آف انگلینڈ کے ذریعہ موصولہ مورخہ ۲۹ کی اطلاع مظہر ہے کہ "حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ۔

احباب کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں

✯— حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت تا حال کمزور چلی آ رہی ہے اور اکثر بے ہوش ہو جاتی ہیں احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے بھی دعا فرمائیں

✯— قادیان یکم نومبر۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ الحمد للہ

✯— قادیان یکم نومبر۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی تائید و نصرت اور اس کے بیشمار فضلوں کے جلو میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ امریکہ اور یورپ کے نہایت مبارک دینی سفر سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے

قصر خلافت کے صحن میں مرکزی تنظیموں کے نمائندگان، احباب جماعت اور متعدد بیرونی جماعتوں کے نمائندوں کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۰ اخاء ۱۳۵۵ ہش (مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۶ء بروز بدھ) سہ پہر پونے چار بجے خالصۃً دینی اور روحانی اغراض کے لئے اختیار کئے جانے والے تاریخی اور مبارک سفرِ امریکہ و یورپ سے بخیر و عافیت اور صحت و سلامتی کے ساتھ واپس مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں ورود فرما ہوئے۔ حضور کے ہمراہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر ارکانِ قافلہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ربوہ واپس پہنچ گئے ہیں۔ حضور کی کمزوری صحت اور لمبے سفر کی کوفت کی بنا پر نہایت محدود طور پر ہی احباب جماعت کو قصر خلافت میں جمع ہو کر حضور کا خیر مقدم کرنے کی اجازت دی گئی۔

جونہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کار قصر خلافت میں داخل ہوئی اور احباب جماعت کی نظر حضور کے رُخِ انور پر پڑی ان کے چہرے خوشی اور مسرت سے تمتما اُٹھے اور انہوں نے بصد اخلاص حضور کی خدمت میں اہلاً و سہلاً و مرحبا عرض کیا حضور کے کار سے اترنے پر سب سے پہلے امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کرنے کے بعد حضور کی خدمت میں ہار پیش کیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اس تاریخی اور مبارک سفر پر ۳۰ جولائی ۱۹۷۶ء کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ سفر کے دوران حضور، امریکہ، کینیڈا انگلستان، سویڈن، ناروے، ڈنمارک، مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ بھی تشریف لے گئے اور وہاں کی احمدی جماعتوں کا معائنہ فرمایا اور انہیں شرفِ ملاقات بخشا۔ اسی دوران ۲۰ اگست کو حضور نے سویڈن میں تعمیر ہونے والی پہلی مسجد کا افتتاح فرمایا۔ امریکہ کی جماعتوں کے سالانہ کنونشن سے بھی خطاب فرمایا۔ سفر کے دوران قریباً ۲۰ اشخاص نے جو مختلف ممالک سے تعلق رکھتے تھے حضور کے دستِ مبارک پر قبولِ حق کی توفیق پائی۔

حضور ۱۷ اکتوبر کو لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز واپس روانہ ہوئے راستے میں ایک رات ہالینڈ میں قیام فرمانے کے بعد ۱۸ اکتوبر کی صبح کو ایمسٹرڈم (ہالینڈ) سے براستہ ایتھنز (یونان) روانہ ہو کر سوا گیارہ بجے شب کراچی ورود فرما ہوئے جہاں پر کراچی کی جماعت کے علاوہ ربوہ اور دیگر احمدی جماعتوں کے نمائندگان بھی خیر مقدم کے لئے موجود تھے ۱۹ اکتوبر کو کراچی میں قیام فرمانے کے بعد ۲۰ اکتوبر کی صبح پونے نو بجے بذریعہ طیارہ کراچی سے روانہ ہو کر دس بجے لاہور پہنچے اور وہاں سے بارہ بجے بذریعہ کار ربوہ روانہ ہوئے اور پونے چار بجے سہ پہر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت مرکزِ سلسلہ ربوہ تشریف لے آئے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ آئندہ بھی ہر لمحہ حضور کا حافظ و ناصر ہو اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین:

(الفضل مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۷۶ء)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے سال نو کے آغاز کا اعلان فرما دیا

یکم نومبر سے دفتر اول کا ۴۳ واں سال دفتر دوم کا ۳۳ واں سال اور دفتر سوم کا ۱۲ واں سال

ربوہ — مکرم ملک بشارت احمد صاحب بذریعہ خط ربوہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹ اخاء (اکتوبر) ۷۶ء بروز جمعہ تحریکِ جدید کے سالِ نو دفتر اول سال نمبر ۴۳، دفتر دوم سال نمبر ۳۳ اور دفتر سوم سال نمبر ۱۲ کے آغاز کا اعلان فرما دیا ہے۔

تحریک جدید کی عظمت و اہمیت آج جماعت کے کسی فرد پر پوشیدہ نہیں آئے دن اس عظیم الشان تحریک کے شیریں ثمرات ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس بابرکت تحریک کے متعلق فرمایا:- "یاد رکھو حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کی فتح کی بنیاد احمدیت کے غلبہ کی بنیاد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو دوبارہ زندہ کرنے کی بنیاد روزِ ازل سے تحریک جدید کے ذریعہ قرار دی گئی ہے"

میں جملہ عہدیداران جماعت سے خاص طور پر اور احبابِ جماعت سے اجتماعی طور پر درخواست کرتا ہوں کہ وہ موجودہ نازک حالات میں اپنی ذمہ داریوں کا پورا پورا احساس فرمائیں۔ اور تحریک جدید کے سالِ نو کے وعدے یکم نومبر سے شروع ہو چکا ہے وعدہ جات جلد از جلد دفتر ہذا میں بھجوائیں اور اپنے سابقہ چندہ جن کے ذمہ باقی ہوں جلد ادا کرنے کی کوشش کریں اس مقصد کیلئے اجتماعی تحریکات بھی کی جائیں اور عہدیداران انفرادی طور پر بھی احباب کے پاس پہنچ کر وعدوں کی وصولی فرمائیں۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنے فرائض کو کماحقہٗ ادا کریں۔

وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس محلہ احمدیہ قادیان سے چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ **بدر** قادیان
مورخہ ۴ر نبوت ۱۳۵۵ ہش

شرائطِ وصیت اور موصی حضرات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی وفات سے دو سال قبل القاءِ الٰہی کے تحت ایک رسالہ "اَلْوَصِیَّۃ" کے نام سے رقم فرمایا جس میں حضورؑ نے اپنی وفات اور جماعت کے آئندہ نظام کے بارہ میں اپنے الہامات درج کرنے کے بعد وہ ضروری نصائح درج فرمائیں۔ جو حضورؑ کے بعد ہر احمدی ان پر کاربند رہ کر اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے نتیجہ خیز جد وجہد میں حصہ لیتا رہے اور امام مہدی اور مسیح موعود کے آنے کی غرض و غایت کو پورا کرنے میں ہر احمدی اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرتا رہے۔

اسی رسالہ میں حضورؑ نے اسلام و احمدیت کے روشن مستقبل پر بھی بڑے ہی واضح الفاظ میں روشنی ڈالی ہے۔ اور ساتھ ہی ان ابتلاؤں اور آزمائشوں کی طرف بھی کھلے لفظوں میں اشارہ کیا ہے۔ جو دیگر روحانی جماعتوں کی طرح احمدیہ جماعت کے لئے بھی آنے مقدر ہیں ایسے تمام مواقع پر حضورؑ نے احبابِ جماعت کو قبل از وقت صبر و ثبات اور کامل الایمان رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ پر جب بھی کوئی ابتلائی دور آیا تو ان امتحانات کو دیکھ کر ہر مخلص احمدی نے زبانِ حال و قال سے یہی کہا ہے کہ یہ تو وہی حالات ہیں جن کے آنے کے بارہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام نے ہمیں قبل از وقت مطلع کر دیا تھا اس لئے جماعت کا قدم حق و صداقت کے صحیح رستے پر چل رہا ہے اور وہ وقت آنے والا ہے جب جماعت منزلِ مقصود پر یعنی اسلام کے عالمگیر غلبہ پر پہنچ جائے گی۔ ضمنی ابتلاء اور امتحان مومنوں کے ایمان کو پختہ کرنے اور ان کو خدا تعالےٰ کا قرب عطا کرنے کے لئے آتے رہے ہیں۔ اور آتے رہیں گے۔ اور یہ جماعت اس سے مستثنیٰ نہیں ہو سکتی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی رسالہ "الوصیت" میں اپنے ایک کشف کی روشنی میں ایک قبرستان کا بھی اجراء فرمایا جس کے بارہ میں آپؑ کو جو خوشخبری دی گئی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضورؑ نے تحریر فرمایا:۔

(۱) "اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا اُنْزِلَ فِیْهَا کُلُّ رَحْمَۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔" (صـ۲۱)

نیز فرمایا:۔

(۲) "واضح ہو کہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔" (صـ۲۶)

اسی طرح حضورؑ نے یہ بھی فرمایا کہ:۔

(۳) "اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔" (رسالہ الوصیت صـ۲۲ حاشیہ)

اگرچہ ان چند اقتباسات سے بہشتی مقبرہ کی اہمیت و عظمت واضح ہو جاتی ہے لیکن جیسا کہ تیسرے نمبر کے اقتباس سے اس بات کی طرف واضح اشارہ کیا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ کی حکمتِ کاملہ کے ماتحت صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔ اس کو درست طور پر سمجھنے کے لئے ان کڑی شرائط اور ان کی پابندی پر گہری نظر کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اقتباس نمبر ایک کے معاً بعد حضور علیہ السلام نے ان اہم شرائط کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"خدا نے میرا دل اپنی وحیِ خفی سے اسی طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔"

(رسالہ الوصیۃ صـ۲۲)

جب ہم ان زبردست شرائط کا بنظرِ غائر مطالعہ کریں تو بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والے نیکوکاروں کے حسنِ خاتمہ کے بارے میں کسی طرح شک و شبہ باقی نہیں رہ جاتا۔ ان شرائط میں جہاں عمر بھر اسلام کی خاطر مالی قربانیوں میں ایک مقررہ شرح کے مطابق حصہ لینا ضروری اور لابدی قرار دیا گیا ہے تو ساتھ ہی اسلامی تعلیمات پر بھی پوری ذمہ داری سے عمل درآمد کرنا آخری دم تک لازمی قرار دیا گیا ہے۔

اسلام کی خدمت و اشاعت کے لئے مالی قربانیوں کی ذیل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عائد فرمودہ ضروری شرائط میں سے ایک اہم شرط حضورؑ ہی کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسبِ ہدایات اس سلسلہ کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغِ احکامِ قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق اور کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔"

(رسالہ مذکور صـ۲۲)

ذاتی دینداری اور نیکوکاری کی دوسری قسم کی شرائط کے لحاظ سے ایک یہ شرط بھی ہے جس کے بارہ حضور نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں داخل ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔"

(صـ۲۲ ایضاً)

اب آپ نے دیکھ لیا کہ مالی قربانی کے لحاظ سے دسواں حصہ اپنی جائیداد اور آمد کا (کیونکہ نظامِ وصیت ہر موصی کی جائیداد اور آمد دونوں پر حاوی ہے۔) ساری عمر پوری پابندی اور پورے تعہد کے ساتھ ادا کرتے چلے جانا کوئی معمولی قربانی نہیں۔ بلکہ یہ ایسی قربانی ہے کہ جب بھی اس موضوع پر ہمیں کسی غیر از جماعت یا غیر مسلم دوست سے بات چیت کرنے کا موقعہ ملا ہے اس نے اس کی اہمیت کو بڑا وزن دیا ہے۔ اور ہے بھی یہ بڑی ہی وزن دار بالخصوص ہمارے اس زمانہ میں جبکہ دنیا کے دلوں میں مال کی محبت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ایسے وقت میں اپنی جائیداد اور آمد ماہوار یا سالانہ کا کم سے کم ۱/۱۰ حصہ پابندی کے ساتھ ساری عمر ادا کرتے چلے جانا سب سے بڑی بات ہے۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کی نسبت حضرت امام مہدی علیہ السلام نے جو بشارات دی ہیں۔ وہ لوگ جو ان بشارات کے بارے میں کسی طرح کا شک و شبہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں تھوڑی دیر کے لئے اپنے نفسوں کو ان مالی شرائط کا پابند بنا کر موازنہ کر لیں کہ یہ کس قدر بڑی مالی قربانی ہے۔ اعتراض کر دینا اور بات ہے۔ مگر عمر بھر شاندار مالی قربانی کو پورا کر کے دکھا دینا اور بات ہے۔

یہی حال نیکوکاری اور دینداری کی شرط کی پابندی کا ہے۔ آپ اس شرط کے ایک ایک لفظ پر غور کریں ایک شخص ساری عمر تقویٰ پر قائم رہتا ہے محرمات سے پرہیز کرتا ہے۔ اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہیں کرتا بلکہ سچا اور صاف مسلمان بن کر ساری عمر گذارتا ہے۔ صوم و صلوٰۃ وغیرہ جملہ عبادات کی پابندی انہیں الفاظ میں خود بخود آگئی ہے۔ خود ہی فیصلہ کریں کہ جو شخص بھی ان سب شرائط کو پورا کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کا پیارا ہو جاتا ہے کیا کوئی بھی دنیا کا انصاف پسند شخص اس کے حسنِ خاتمہ کے بارے میں شک و شبہ دل میں لا سکتا ہے۔

ہم نے رسالہ الوصیت میں موصی حضرات کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بیان فرمودہ شرائط میں سے صرف دو شرائط کا ہی اس جگہ بطور اختصار ذکر کیا ہے ہم جانتے ہیں کہ ہر موصی نے حضور علیہ السلام کے رسالہ الوصیت کو نہ صرف بوقتِ وصیت بغور پڑھا ہوگا بلکہ مناسب ہے کہ اس کے بعد بھی تمام ایسے دوست اس رسالہ کا مطالعہ وقتاً فوقتاً کرتے رہیں گے تا اس کا مضمون پورے طور پر انہیں مستحضر رہے اور اس میں بیان فرمودہ حضور علیہ السلام کی جملہ ہدایات انہیں یاد رہیں اور ان پر عمل درآمد کرنے کی طرف زیادہ توجہ رہے

اگرچہ نظامِ وصیت میں شامل ہونے کے لئے کڑی شرائط کی پابندی لازمی ہے لیکن ان شرائط کو پورا کرنے والوں کے لئے عظیم الشان خدائی بشارتیں ہیں وہ تو کہیں

(باقی صـ۱۱ پر دیکھئے)

"یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ آج دُنیا اپنی غلط کاریوں کی وجہ سے مکمّل تباہی کے کنارے کھڑی ہے"

"یہ ہولناک صورتِ حال اس لئے پیدا ہوئی ہے کہ بنی نوع انسان نے خدا کے ساتھ اپنا تعلق یکسر منقطع کر لیا ہے"

"انہیں خدا کی طرف واپس لا کر مکمل تباہی سے بچانے کی عظیم ذمہ داری آپ لوگوں کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے"

جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی ۲۹ ویں سالانہ کنونشن سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور اختتامی خطاب

میڈیسن سٹی (نیوجرسی۔ امریکہ) ۔ جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی ۲۹ ویں سالانہ کنونشن جس کا افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ڈریو یونیورسٹی میں مورخہ ۶ راگست کو فرمایا تھا دو روز جاری رہنے، اس میں شرکت کرنے والے سینکڑوں خوش نصیب احباب کو علوم و معارف سے مالامال کرنے اور خدمتِ اسلام کا ایک نیا ولولہ ان کے اندر پیدا کرنے کے بعد ۷ راگست کی شام کو نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی ——— کنونشن کے آخری اجلاس کی کارروائی اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اختتامی خطاب کا خلاصہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

کنونشن کا چوتھا اور آخری اجلاس

کنونشن کا چوتھا اور آخری اجلاس ساڑھے تین بجے سہ پہر کے بعد منعقد ہونا تھا اور پروگرام کے مطابق اس میں حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت کو اختتامی خطاب سے نوازنا تھا۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے کے بعد پھر کنونشن ہال میں جمع ہونا شروع ہو گئے اور حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کے انتظار میں سراپا اشتیاق نظر آنے لگے۔

پونے چار بجے جب حضور کنونشن ہال میں تشریف لائے تو جملہ احباب نے احتراماً کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو یارک (پنسلوانیہ) کے عزیز یٰسین شریف نے کی۔ عزیز موصوف اُسی روز صبح تلاوتِ قرآن مجید کے مقابلہ اطفال میں اوّل قرار پائے تھے۔ انہوں نے سورۃ رحمٰن کا پہلا رکوع بہت خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے معاً بعد حضور نے مقابلہ قرأت میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے اطفال میں اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ حضور نے انہیں اپنی طرف سے بھی خصوصی انعام عطا فرمائے اور انہیں دُعاؤں سے نوازا کہ اللہ تعالےٰ انہیں قرآنی انوار سے منور کرے اور اس کے علوم و معارف سے بہرہ ور فرمائے اور اس کے جملہ احکام پر عمل پیرا ہو کر اسلام کی بے مثال و لازوال تعلیم کا عملی نمونہ پیش کرنے کی توفیق سے نوازے۔

بعدہٗ مکرم سردار رفیق احمد صاحب نے مکرم جناب ثاقب صاحب زیروی کی ایک نظم بہت خوش الحانی سے پڑھی۔ جب انہوں نے نظم کا آخری شعر ؎

زمانہ جتنے ستم چاہے توڑ لے ثاقب
دِلوں سے عشقِ محمدؐ نہیں ہے جانے کا

پڑھا تو سامعین نے بے اختیار نعرہ ہائے تکبیر اور حضرت خاتم الانبیاءؐ زندہ باد کے نعرے لگانے شروع کر دیئے اور پورا ہال ان کے پُر جوش نعروں سے گونج اُٹھا۔

حضور ایدہ اللہ کا روح پرور اختتامی خطاب

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے شرکائے کنونشن کو انگریزی میں ایک روح پرور اور ولولہ انگیز اختتامی خطاب سے نوازا۔ جو سوا گھنٹہ تک جاری رہا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد پہلے قرآن مجید کی حسب ذیل آیت کی تلاوت کی:۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ
اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ
بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○
(النحل آیت ۹۸)

(ترجمہ) جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں نیک اور مناسب حال عمل کرے گا مرد ہو کہ عورت ہم اس کو یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم ان (تمام لوگوں) کو ان کے بہترین عمل کے مطابق (ان کے تمام اعمالِ صالحہ کا) بدلہ دیں گے ———

بعدہٗ حضور نے فرمایا ۱۹۷۳ء میں میں نے جماعت کے سامنے صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ رکھا تھا۔ وہ عظیم منصوبہ رفتہ رفتہ معرضِ وجود میں آ رہا ہے اور اس کے مختلف عملی پہلو اُجاگر ہو کر بتدریج جماعت کے سامنے آ رہے ہیں۔ اس عظیم منصوبہ کے تحت آج میں اس کنونشن کے موقع پر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی رہنمائی کے پیشِ نظر ایک چھوٹے سے منصوبہ کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ اس منصوبہ کا مقصد بیک وقت دو سمتوں میں آگے بڑھنا اور پیش قدمی کرتے چلے جانا ہے۔ ایک سمت کا تعلق نئی نسلوں کی تربیت سے ہے اور دوسری سمت کا تعلق اہلِ امریکہ کو اس مکمل تباہی سے بچانا ہے جو روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوع انسان کے سروں پر منڈلا رہی ہے

منصوبے کے پہلے حصّہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا جہاں تک چھوٹے بچوں اور آئندہ نسلوں کا تعلق ہے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم انہیں اسلام سکھائیں اور خالص اسلامی ماحول میں ان کی تربیت کریں تاکہ وہ بڑے ہو کر نوعِ انسان کی قیادت کا فریضہ ادا کر سکیں اور انہیں ہدایت کی راہوں پر چلانے والے ثابت ہو سکیں یہ کام اسکولوں میں اسلامی تعلیم دینے سے بھی ہو سکتا ہے لیکن فی الوقت ہمارے لئے احمدیہ سکولز جاری کرنا ممکن نہیں ہے کیونکہ سکول جاری کرنے کے لئے ایک ہی مقام پر بچوں کا ایک معقول تعداد میں ہونا ضروری ہے، پھر اساتذہ بھی ہونے چاہئیں اور یہاں کے معیار کے مطابق بلڈنگ اور دیگر سامان کی بھی ضرورت ہوگی۔ لیکن ابھی امریکہ میں ہماری جماعت نہ صرف یہ کہ مختصر ہے بلکہ ملک کے مختلف علاقوں میں بکھری ہوئی ہے۔ یوں تو امریکہ کی بہت سی اسٹیٹس میں احمدی موجود ہیں لیکن صحیح معنوں میں منظم جماعتیں جن اسٹیٹس میں قائم ہیں اور جو باقاعدہ نظام کے تحت کام کر رہی ہیں ان کی تعداد پندرہ ہے۔ ان حالات میں ہم ابھی سکول نہیں کھول سکتے اور سکولوں کے قیام پر اخراجات نہیں کر سکتے۔ لیکن ہم اپنے بچوں کی اسلامی تعلیم اور اسلامی تربیت سے آنکھیں بند کر کے انہیں حالاتِ زمانہ کے رحم و کرم پر چھوڑ بھی نہیں سکتے۔

اسے ہم برداشت نہیں کر سکتے کہ بچے ہماری غفلت کی وجہ سے شیطان کے قبضہ میں چلے جائیں۔ ان حالات میں بہتر یہ ہوگا کہ ہم ہر ایسی اسٹیٹ میں جہاں ہماری جماعتیں قائم ہیں اور احمدی خاصی تعداد میں موجود ہیں کسی شہر سے باہر دیہی علاقہ میں چند ایکڑ زمین خریدیں وہاں ایک کمیونٹی سنٹر (Community Centre) تعمیر کریں اور ایسی تربیت گاہ کا اجراء کریں جس میں بچے تعطیلات کے زمانہ میں آکر رہیں۔ اس تربیت گاہ یا کمیونٹی سنٹر میں انہیں اسلامی تعلیم دی جائے اور اسلامی آداب سکھا کر خالص اسلامی ماحول میں ان کی تربیت کا انتظام کیا جائے۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں اور بظاہر چنداں اہم نظر نہیں آتیں لیکن اپنے نتائج کے اعتبار سے ان کی اہمیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ یا اسی قسم کے بعض دوسرے احکام ہیں بظاہر یہ معمولی احکام نظر آتے ہیں لیکن معاشرہ ایسی ہی چھوٹی چھوٹی باتوں سے ایک معیّن اور مخصوص شکل اختیار کرتا اور انہی چھوٹی چھوٹی باتوں سے کردار کی خوبی انسان میں پیدا ہوتی ہے اور یہ چھوٹی چیزیں ہی ایک بہت بڑے انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہیں۔

انہیں چھوٹی چیزیں سمجھ کر نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ بچوں کے اندر اسلامی رُوح پیدا کرنے میں ان باتوں کو بے اندازہ اہمیت حاصل ہے۔ انہیں بچوں کے اندر راسخ کرنا اور انہیں ان کا عادی بنانا ضروری ہے۔

ان کمیونٹی سنٹرز میں بچوں کو اسلام کی تعلیم دینے کے ساتھ ساتھ انہیں اسلامی آداب کا پابند بنایا جا سکتا ہے۔ جس منصوبہ کا اس وقت میں اعلان کر رہا ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان پندرہ سٹیٹس میں جن میں ہماری باقاعدہ منظم جماعتیں قائم ہیں اور احمدی وہاں ہیں بھی خاصی تعداد میں کسی نہ کسی شہر کے باہر زمینیں خرید کر وہاں تربیت گاہیں قائم کی جائیں اور ان کے گرد پھلدار پودے لگا کر باغ وغیرہ لگائے جائیں تاکہ جب بچے تعلیم و تربیت کی غرض سے تعطیلات میں وہاں آکر رہیں تو انہیں وافر مقدار میں پھل بھی مل سکے اور وہاں وہ ہنسی خوشی رہ سکیں۔ الغرض جتنی جلد ممکن ہو سکے سر دست پندرہ سٹیٹس میں تفریحی اور تعلیمی مراکز (Recreational & Edu-Cational Centres) قائم ہو جانے چاہئیں اور ان میں تربیتی کورسوں کا سلسلہ شروع کر دینا چاہیئے۔

خواہ یہ کورس دو دو ماہ کے لیئے ہی ہوں۔

ان مراکز کی اصل بنیادی غرض و غایت پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور نے فرمایا ہر مخلص احمدی کا بلکہ ہر مخلص احمدی بچے کا زندہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہوجاتا ہے۔ اور زندہ خدا کے ساتھ تعلق ہی اس کے لیئے مابہ الامتیاز کی حیثیت رکھتا ہے۔ تمام رُوئے زمین کے انسانوں کے لیئے احمدیت کا پیغام ہی یہ ہے کہ ہر شخص کے لیئے خواہ وہ جدید ہو یا قدیم یعنی خواہ اس نے متمدن ماحول میں پرورش پائی ہو یا وہ جنگلات میں رہنے والا ریڈ انڈین ہو اس کے لیئے موقع ہے کہ وہ اسلام کی بے مثال و لازوال تعلیم پر عمل پیرا ہوکر زندہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرے۔ ان مراکز کے قیام سے ہماری یہی غرض ہے کہ احمدی نونہالوں میں بچپن کے زمانہ میں ہی زندہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنے کی لگن پیدا ہوجائے۔ اور پھر وہ اپنے خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرکے یہ اہلیت اپنے اندر پیدا کریں کہ دوسروں کا بھی خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرا سکیں۔ حضور نے فرمایا اس پورے منصوبہ کا عرصہ پانچ سال ہوگا۔ ان پانچ سالوں میں ہم انشاء اللہ اپنے بچوں کو اندھیرے سے بچانے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ کیونکہ اس عرصہ میں انشاء اللہ العزیز ایسے ادارے معرض وجود میں آجائیں گے جہاں سے انہیں اللہ کا نور مل سکے گا۔

بچوں اور نئی نسلوں کی تربیت کے سلسلہ میں حضور نے تربیتی مراکز کے قیام کے علاوہ بعض اور ضروری اقدامات کا بھی ذکر کیا اور اس ضمن میں فرمایا کہ ہمیں اس غرض کے پیش نظر بزرگوں کے کارناموں پر مشتمل کثیر تعداد میں چھوٹی چھوٹی کتابیں بھی تیار کرنا ہوں گی۔ تاکہ بچے اپنے بزرگوں کے کارناموں سے آگاہ ہوکر اپنے آپ کو ایسے ہی بلکہ ان سے بڑھ کر کارنامے سرانجام دینے کے قابل بنائیں۔ حضور نے فرمایا ہم ایک لحاظ سے ماضی سے علیحدہ بھی ہیں اور ایک لحاظ سے علیحدہ نہیں بھی ہیں۔ ماضی سے علیحدہ تو اس لیئے ہیں کہ ہم ہر لمحہ زمانہ حال میں سے گزر کر مستقبل کی طرف بڑھ رہے ہیں لیکن چونکہ ہمیں ماضی کی روایات کو لے کر آگے بڑھنا ہوتا ہے اس لیئے ہم ماضی سے بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ دراصل ماضی حال اور مستقبل Continuous whole کی حیثیت رکھتے ہیں یعنی باہم ایکدوسرے سے مربوط ہوتے ہیں۔ بہرحال زمانہ حال میں آگے قدم بڑھانے اور مستقبل میں مزید کامیابیوں سے ہمکنار ہونے کے لیئے ماضی کے کارناموں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے ایسی چھوٹی چھوٹی کتابوں کا ہونا بھی ضروری ہے جن میں بزرگوں کے کارناموں کو اُجاگر کیا گیا ہو۔ پھر ایسی کتابیں اور دیگر اسلامی لٹریچر شائع کرنے کے لیئے ہمارے پاس اپنا پریس ہونا چاہیئے۔ اس کے بغیر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ہم پریس قائم کرنے کے متعلق غور کررہے ہیں اور امید ہے کہ جلد اس بارہ میں کسی نتیجہ پر پہنچ جائیں گے

حضور نے بچوں اور نئی نسلوں کی تربیت کے اس جامع منصوبے کا اعلان کرنے کے بعد جماعتی تربیت کے ایک نہایت اہم ذریعہ کا ذکر کیا اور وہ ہے ربوہ میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیر سے بہرہ ور ہونا۔ حضور نے فرمایا آپ میں سے بعض احباب نے چند سال سے جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ جانا شروع کیا ہے۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت اپنی ذات میں ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور انعاموں سے متمتع ہونے کی توفیق ملتی ہے۔ یہاں کے کچھ نہ کچھ احباب کے ہر سال جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کا خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا ہے میں نے یہاں آکر محسوس کیا ہے کہ اس کی وجہ سے یہاں کے احباب جماعت کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔ میں نے ان کی زندگیوں میں ایک خوشکن انقلاب مشاہدہ کیا ہے۔ ابھی آپ لوگ (یعنی امریکہ کے احمدی احباب) محدود تعداد میں جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ جاتے ہیں۔ جب وہ وقت آئے گا کہ آپ لوگ بھی کثرت سے وہاں جانے لگیں گے تو پھر آپ کو بھی جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں ہماری طرح زمین پر سونے میں ایک خاص لذت اور طمانیت محسوس ہوگی۔ یہ ایک بہت بابرکت خیال تھا کہ دُوسرے مُلکوں کے احمدیوں کو بھی تحریک کی جائے کہ وہ حسب استطاعت و طاقت جلسہ سالانہ میں شامل ہُوا کریں چنانچہ ۷۳ء ۱۹ سے دوسرے مُلکوں کے احمدی احباب نے بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر آنا شروع کردیا ہے۔ اس کا فائدہ خود جلسہ پر آنے والے احباب کو بھی پہنچا ہے۔ اور ان کی وساطت سے ان کے ہموطن دیگر احمدیوں کو اور ان کے غیر احمدی دوستوں کو بھی پہنچا ہے الغرض ان کا آنا کئی لحاظ سے موجب خیر و برکت ہُوا ہے۔ جلسے کے موقع پر بیرونی مُلکوں سے احباب کی تشریف آوری کو زیادہ فائدہ مند بنانے کے لیئے بعض اقدامات ضروری ہیں۔ اس سلسلہ میں میں ایک کمیٹی بنادونگا تاکہ وہ Controlled Visits کا انتظام کرے۔

اس کے بعد حضور نے اعلان کردہ منصوبے کے مقصد پر روشنی ڈال کر اُس خاص سمت کا ذکر کیا جس میں امریکہ کی جماعت کا مسلسل پیشقدمی کرتے چلے جانا ضروری ہے اور وہ سمت یہ ہے کہ اہلِ امریکہ کو اس مکمل تباہی سے بچایا جائے جو موجودہ وقت میں خدا تعالیٰ سے دُوری اختیار کرنے اور اس کے ساتھ تعلق منقطع کرلینے کے نتیجہ میں رُوئے زمین کے بنی نوع انسان کے سروں پر منڈلا رہی ہے۔ حضور نے فرمایا خدا تعالیٰ سے یکسر مُنہ موڑ لینے اور اسے فراموش کردینے کے نتیجہ میں دنیا مکمل تباہی کے کنارے پر آ کھڑی ہوئی ہے۔ پیشگوئیوں میں بھی آخری زمانہ میں رونما ہونے والی ایک ہولناک تباہی کا ذکر آتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کا مقصد دنیا کو تباہ کرنا نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ بنی نوع انسان ہر طرف سے منقطع ہوکر اُس کی طرف واپس لَوٹ آئیں اور اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرکے اپنے آپ کو اُس کی امان اور حفاظت کے نیچے لے آئیں۔ اس زمانہ میں انہیں مکمل تباہی سے بچانے کی ذمہ داری ہم پر ڈالی گئی ہے۔ یہ ذمہ داری بہت عظیم ہے اور اس کے بالمقابل ہم جن کے کندھوں پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے از حد کمزور ہیں، ہمیں کوئی خاطر میں نہیں لاتا۔ بایں ہمہ خدا تعالیٰ نے ہمیں مکلف کیا ہے کہ ہم دُنیا کو اُس کی طرف واپس لاکر اسے مکمل تباہی سے بچائیں۔ اسی لیئے ہماری تمنّا ہے کہ بنی نوعِ انسان خدا کی طرف واپس لَوٹ آئیں۔ لیکن محض تمنّا سے تو یہ عظیم کام سرانجام نہیں پاسکتا۔ اس کے لیئے ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں سب کو اپنی استعداد کی آخری حد تک پُوری پُوری جدوجہد کرنا ہوگی۔

حضور نے فرمایا میں نے تقریر کے آغاز میں جو آیت پڑھی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں دونوں کو مخاطب کرکے ایک بہت عظیم الشان حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے اور وہ یہ ہے کہ مومن ہونے کی حالت میں جو بھی خواہ وہ مرد ہو یا عورت موقع اور محل کے مناسب حال اعمال بجالائے گا اللہ تعالےٰ اسے یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کرے گا اور ایسے تمام مردوں اور عورتوں کو ان کے بہترین عمل کے مطابق ان کے تمام اعمالِ صالحہ کا بدلہ دے گا۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں چھ سو کے قریب احکام دیئے ہیں اور مومنوں کو مکلف کیا ہے کہ وہ ان سب احکام پر عمل پیرا ہوں اور اس طرح اجر عظیم کے مستحق بنیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جو احکام دیئے ہیں انہیں بجالانے کی اُس نے استعداد اور طاقت بھی مومن مردوں اور مومن عورتوں کو عطا کی ہے۔ اس کا اپنے بندوں کو حکم دینا ہی اس امر کو مستلزم ہے کہ اُس نے اُس حکم کو بجالانے کی استعداد اور طاقت بھی اپنے بندوں کو ودیعت کی ہے کیونکہ استعداد اور طاقت عطا کیئے بغیر کوئی حکم دینا سراسر بے معنی ہے خدا تعالےٰ ایسا بے معنی حکم کبھی دے ہی نہیں سکتا۔

اس سے واضح ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے نوعِ انسان کو اس کی طرف واپس لانے کی ذمّہ داری ہم پر ڈالی ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ اُس نے ہمارے اندر یہ استعداد اور طاقت بھی رکھی ہے کہ ہم یہ عظیم کام انجام دے سکیں۔ پس مایوس ہونے یا ہمت ہارنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ہمّت اور توفیق مانگتے ہوئے خدا تعالےٰ کی عطا کردہ طاقت کو بروئے کار لائیں اور اپنی اس استعداد کو اُجاگر کرنے اور اسے بڑھانے میں کوشاں رہیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اس عظیم ذمہ داری کو ادا کرنے سے باز رکھنے میں کامیاب نہیں ہوسکتی۔ ہماری ایک ہی تمنا اور کوشش ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم انسانیت کو مکمل تباہی سے بچانا چاہتے ہیں۔ ہم اپنے لئے نہیں بلکہ تمام بنی نوعِ انسان کے لیئے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے بھکاری ہیں۔

ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ مومن مَردوں اور مومن عورتوں دونوں کو مخاطب کرکے صرف نیک اعمال ہی نہیں بلکہ اعمالِ صالحہ بجالانے کا حکم دیا ہے اور اعمالِ صالحہ سے وہ نیک اعمال مراد ہیں جو موقع اور محل کے مطابق اور مناسب حال ہوں یعنی جن کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی عائد کردہ ذمہ داری باحسن طریق پوری ہوسکتی ہو۔ اس لحاظ سے نوعِ انسان کو خدا کی طرف واپس لانے اور خدا تعالےٰ کے ساتھ ان کا زندہ تعلق قائم کرکے انہیں مکمل تباہی سے بچانے کے کام میں ہمارے مَردوں اور ہماری عورتوں نے ایک ساتھ آگے بڑھنا ہے۔ اسلام کی رُو سے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ کے فرق کے ساتھ مرد اور عورتیں آپس میں برابر ہیں۔ برابر ہیں وہ اس لحاظ سے کہ دونوں کی صلاحیتوں کو پُوری پوری نشو و نما ملنی چاہیئے اور صلاحیتوں کی نشو و نما کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ انسان کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت جلاء، روشنی اور نور مل جائے۔ یہ جلاء، یہ روشنی اور یہ نور اسلام سے باہر رہ کر مل ہی نہیں سکتا۔ اسی لیئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مذہب کے بغیر، اور مذہب سے مراد

السلام ہے اس لئے اسلام پر عمل پیرا ہوئے بغیر اخلاق پیدا ہو ہی نہیں سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں فرمایا ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن مرد ہو یا مومن عورت جو بھی خدا تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں اور طاقتوں کو اس طرح ترقی دے گا اور اس طرح انہیں بروئے کار لائے گا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا میسر آ سکے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ اسے پاکیزہ زندگی ہی عطا نہیں کرے گا بلکہ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ تو اللہ اس مومن مرد اور مومن عورت کو اس کے تمام اعمالِ صالحہ کا بدلہ دے گا۔ پس اگر ہم خدا تعالیٰ کی عطا کردہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے نوع انسان کو مکمل تباہی سے بچا سکتے ہیں تو شاں ہوں گے تو خدا تعالیٰ نے ہمارے دائرہ استعداد میں ہمارے اس بہترین عمل کو ہمارے جملہ اعمالِ صالحہ کے اجر کی بنیاد بنا دے گا۔ پس ہمیں نہ دائیں دیکھنے کی ضرورت ہے نہ بائیں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم خدا کی طرف دیکھیں اور اس کی رضا کو مدنظر رکھتے ہوئے اس ذمہ داری کو ادا کرتے چلے جائیں جو اس نے ہمارے کندھوں پر ڈالی ہے۔

حضور نے احباب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ لوگ نہ دائیں طرف دیکھیں اور نہ بائیں طرف دیکھیں بلکہ اپنی نگاہ سیدھی خدا کی طرف اٹھائیں اور اس کی رضا کے حصول کی خاطر اعمالِ صالحہ بجا لائیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کسی لحاظ سے خسارہ میں نہیں رہیں گے بلکہ بے انداز نفع کمائیں گے پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ اللہ کا پیار سب سے بڑھ کر ہے۔ اس کے پیار سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ امریکہ کی مادی تہذیب اپنی جگہ عظیم ہوگی لیکن ہمارے لئے نہیں جن کی نگاہ میں اللہ اور اس کے پیار سے بڑی کوئی چیز نہیں اس لئے مختصر الفاظ میں میری نصیحت یہی ہے کہ مادی منافع اور مادی آسائشوں کے پیچھے بھاگنے والے نہ ہو اور اپنی پوری ہمت اور پوری طاقت سے اس ذمہ داری کو ادا کرو جو خدا نے تمہارے کندھوں پر ڈالی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

اس رُوح پرور اور ولولہ انگیز خطاب کے بعد جو سوا گھنٹہ تک جاری رہا حضور نے ایک پُرسوز اجتماعی دُعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ دُعا سے فارغ ہو کر حضور نے کنونشن کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان فرمایا اور احباب کو واپس جانے کی اجازت دی۔ جونہی دُعا ختم ہوئی احباب نے نعرہ ہائے تکبیر کے علاوہ اسلام زندہ باد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگائے جن سے کنونشن ہال ہی نہیں بلکہ ارد گرد کا سارا علاقہ گونج اٹھا۔ اس طرح جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی ۲۹ ویں سالانہ کانفرنس جو بلاشبہ ایک تاریخی کنونشن تھی نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کیساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

رُوح پرور خطاب کا انقلاب انگیز اثر

حضور کا یہ پُرمعارف اور ولولہ انگیز خطاب احباب جماعت کے لئے ازحد ازدیادِ علم و ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا۔ انہوں نے حضور کے ارشادات کو اس درجہ محویت کے عالم میں سُنا کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی اور ہی عالم میں پہنچے ہوئے ہیں۔ ان پر ایک عجب وارفتگی کا عالم طاری تھا۔ جوں جوں تقریر اپنے اختتام کی طرف بڑھ رہی تھی کیف و سرور اور روحانی انبساط کا عالم فزوں سے فزوں تر ہوتا جا رہا تھا۔ جونہی کنونشن کے اختتام کا اعلان ہوا اور حضور واپس تشریف لے جانے کی غرض سے ہال سے باہر تشریف لانے لگے تو جملہ احباب ذوق اور شوق اور ولولۂ عشق کے زیرِ اثر نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے اور دوڑتے ہوئے ہال سے باہر آ گئے اور اس راستہ پر دو رویہ جمع ہو گئے جس پر چل کر حضور نے موٹر تک جانا تھا۔ وہ ایسے وجد آفریں اور ولولہ انگیز خطاب سے مستفیض ہونے کے بعد حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کر کے اپنے جذباتِ تشکر کا اظہار کرنا اور حضور سے ملاقات کر کے اپنی خوشی کو دوبالا کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ حضور انہیں مصافحہ کا شرف عطا کرتے اور ان سے باتیں کرتے ہوئے خاصی دیر میں موٹر تک پہنچے اور پھر موٹر میں سوار ہو کر اپنی قیام گاہ واپس تشریف لے گئے۔ اس وقت ہر بھائی کی یہ حالت تھی کہ گویا روحانی انبساط کے زیرِ اثر خوشی سے وہ جھوم رہا ہو۔ ان کی خوشی تھی بھی بجا اس لئے کہ انہیں تو زندگی میں شرابِ معرفت کے جرعے پینے اور پیتے ہی چلے جانے کی پہلی بار سعادت نصیب ہوئی تھی اسی لئے ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ ان میں سے ہر ایک اس قدر خوش نظر آ رہا تھا جیسے زبانِ حال سے کہہ رہا ہو ؎

یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

شام کو پھر حضور ایدہ اللہ یونیورسٹی کے ڈائننگ ہال میں ان کے درمیان رونق افروز ہوئے اور انہیں ایک بار پھر حضور کے ہمراہ بیٹھ کر کھانا کھانے کا شرف حاصل ہوا۔ کھانے کے بعد بھی احباب بکثرت آ آ کر مصافحہ کا شرف کرتے اور دُعا کی درخواست کرتے رہے۔

کھانے سے فارغ ہونے اور قیامگاہ میں کچھ دیر آرام فرمانے کے بعد حضور نے رات کو نو بجے کنونشن ہال میں دوبارہ تشریف لا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر نماز کے بعد قیامگاہ میں واپس تشریف لا کر ڈرائنگ روم میں احباب جماعت کے درمیان رونق افروز ہوئے اور دیر تک انہیں ارشاداتِ عالیہ سے نواز تے رہے۔ آخر گیارہ بجے شب احباب جماعت اس حال میں وہاں سے رخصت ہوئے کہ ان کا جی یہی چاہتا تھا کہ یہ مجلسِ عرفان اسی طرح جاری رہے۔

(الفضل مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۷۶ء)

اخبارِ قادیان

✤ مکرم غلام محمد صاحب و مکرم مبشر احمد صاحب آف ماریشس مورخہ ۲۸؍۱۰ کو زیارت مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۳۰؍۱۰ کو واپس تشریف لے گئے۔

✤ مکرم ڈاکٹر نصیر الدین اختر صاحب آف انگلینڈ مورخہ ۳۰؍۱۰ کو زیارت مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ یکم نومبر کو واپس تشریف لے گئے۔

✤ مورخہ ۲۹؍۱۰ کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد عزیز سید صباح الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے "حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے" کے عنوان پر تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے خدام کو چند تنظیمی امور کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں صاحبِ صدر نے خدام کو بعض نصائح فرمائیں اور بعد دُعا اجلاس برخاست ہوا۔

✤ مورخہ ۲۸؍۱۰ کو مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کا ایک اجتماعی وقارِ عمل ہوا۔ اور مورخہ ۳۱؍۱۰ کو بروز اتوار ایک جنرل وقارِ عمل منایا گیا جس میں جملہ کارکنان صدر انجمن احمدیہ و اراکین مجالس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ و اطفال الاحمدیہ شریک ہوئے اور اپنے ایریا میں زنانہ جلسہ گاہ بنانے کے لئے ایک بڑے گڑھے کو پُر کرنے کے سلسلہ میں مسلسل چار گھنٹے تک کام کیا گیا۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی و محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بھی بنفس نفیس شریک ہوئے اور احباب کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔

وِلادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم حفیظ احمد صاحب آف صالح نگر کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نام "حنیف احمد" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم مولوی محمد بشیر صاحب معلم وقفِ جدید اودے پور کٹیا کا پوتا ہے۔ احباب بچے کے نیک صالح اور خادمِ دین بننے کے لئے دُعا فرمائیں۔ مکرم مولوی صاحب نے اس خوشی کے موقع پر شکرانہ فنڈ اور اعانتِ بدر میں پانچ پانچ روپے ادا کئے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء

درخواست دُعا

برادرم مکرم سید منصور احمد صاحب ابن محترم مولوی سید منظور احمد صاحب صدر جماعتِ احمدیہ بھوبنیشور (اڑیسہ) مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۶ء کو دہلی سے بذریعہ ڈچ ایر لائنز عازمِ سفر ٹوکیو (جاپان) ہوئے ہیں۔ آپ جاپان کی ایک مشہور فرم PAN PACIFIC — TRADIND & SHIPPING CORPORATION — کے تحت TRAVEL DIVISON کے شعبہ میں انچارج کی حیثیت سے فریضہ انجام دینے والے ہیں۔ جس کے تحت آپ ہند و جاپان کے درمیان آمد و رفت کرنے والے مسافروں کو سہولت بہم پہنچائیں گے۔ موصوف پہلے احمدی ہیں جو صوبہ اڑیسہ سے شعبہ مسافرت کے ماہر کی حیثیت سے جاپان گئے ہیں۔ انہیں بفضلہ تعالیٰ چند سال تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بھی تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا۔ احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اچھے رنگ میں خدمتِ خلق کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر رہے۔ خاکسار: سید شاہد احمد بھوبنیشور

امریکی پریس میں جماعتِ احمدیہ کی تاریخی کنونشن اور حضور کی پُراثر رُوحانی شخصیت کا تذکرہ

بحمد اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی ۲۹ ویں سالانہ کنونشن اور سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی انتہائی پُرکشش اور دل موہ لینے والی رُوحانی شخصیت کا امریکی پریس میں خوب چرچا ہوا۔ وہاں کے اخبارات نے کنونشن کی روداد، اُس کی رُوحانی فضا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی سنجیدہ و پُروقار عظیم رُوحانی شخصیت اور اس کے انقلاب انگیز اثر حضور کے فوٹو کے ساتھ بہت تفصیلی نوٹ شائع کئے۔ ان میں سے بعض کا ترجمہ درج ذیل ہے :-

کنونشن کے انعقاد سے قبل

کنونشن کے انعقاد سے قبل برگن کاؤنٹی، نیوجرسی سے شائع ہونے والے اخبار "دی ریکارڈ" نے ۹ اگست ۱۹۷۶ء کی صبح کو شائع ہونے والے شمارہ میں اپنے سٹاف رائٹر لینا شیرڈ (Lena Sherrod) کا درج ذیل نوٹ شائع کیا :-

" اسلام کی طرف منسوب ہونے والی جماعت احمدیہ اپنے رُوحانی پیشوا حضرت مرزا ناصر احمد کے تاریخی دورہ امریکہ کے موقع پر اس ہفتہ ڈریو یونیورسٹی میں اپنی ۲۹ ویں سالانہ کنونشن منعقد کر رہی ہے۔ حضرت مرزا ناصر احمد اپنے پیرؤوں سے خطاب فرما کر اس کنونشن کا افتتاح فرمائیں گے۔

حضرت احمد کے اس پہلے دورہ امریکہ کا مقصد اس مُلک میں اسلام کی اشاعت کرنا اور اسے پھیلانا ہے آپ کا کہنا یہ ہے کہ امریکی معاشرے کی جملہ خرابیوں کا علاج اسلام پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔

جماعت احمدیہ جس نے اپنے تبلیغی جوش کی وجہ سے بہت نام پیدا کیا ہے کی بنیاد آج سے ۸۷ سال قبل رکھی گئی تھی اور آج دُنیا بھر میں اس کے پیرؤوں کی تعداد ایک کروڑ سے متجاوز ہو چکی ہے۔ اس جماعت کے ایک ترجمان ڈاکٹر ماجد علی جو ٹی نیک میں ۱۳۱، انٹر ویل روڈ پر رہتے ہیں بتایا کہ امریکہ میں احمدیوں کی تعداد تین ہزار کے قریب ہے ان میں سے چند سو نیوجرسی میں رہتے ہیں۔

ڈاکٹر ماجد علی نے ایک حالیہ ملاقات میں بتایا کہ جماعتِ احمدیہ، اسلام کے دوسرے فرقوں مثلاً سُنّی (جن کی تعداد سب سے زیادہ ہے) شیعہ اور وہابیوں وغیرہ سے اصولی طور پر مختلف نہیں ہے۔ البتہ یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ وہ واحد اسلامی جماعت ہے جو منظم بنیادوں پر دُنیا بھر میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہی ہے احمدیوں نے دُنیا بھر میں تبلیغ اسلام کے پچاس فعال مراکز قائم کرنے کے علاوہ بڑی تعداد میں مساجد، ہسپتال اور سکول تعمیر کئے ہیں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے تیسرے جانشین حضرت مرزا ناصر احمد ۱۹۶۵ء میں خلیفہ منتخب ہوئے تھے۔ ڈاکٹر ماجد علی نے بتایا آپ کی قیادت میں عالمی بنیادوں پر تبلیغ اسلام کے بعض نئے منصوبے شروع کئے گئے۔

ڈاکٹر ماجد علی کے بیان کے مطابق حضرت مرزا ناصر احمد امریکہ میں کمیونٹی سنٹرز کے قیام سے متعلق کنونشن میں باقاعدہ ایک نئے منصوبہ کا اعلان کریں گے۔

کنونشن جمعہ کے روز شروع ہو رہی ہے اور ہر کسی کو اس میں شرکت کی عام اجازت ہوگی۔"

(ترجمہ از — "دی ریکارڈ" برگن کاؤنٹی، نیوجرسی بابت ۹ اگست ۱۹۷۶ء)

کنونشن کے انعقاد کے بعد

کنونشن کے نہایت درجہ کامیاب انعقاد کے بعد بھی وہاں کے مقامی اخبارات نے کنونشن کی روداد پر مشتمل تفصیلی خبریں شائع کیں اور ان میں حضور ایدہ اللہ کی نہایت پُرکشش رُوحانی شخصیت کے بارہ میں اپنے تأثرات کا بھی اظہار کیا۔ ان میں سے "ٹی نیک نیوز" "دی نیوز" "پیٹرسن" اور "ڈیلی ریکارڈ" میں شائع ہونے والی خبروں اور نوٹس کے اقتباسات کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

" امریکی احمدیوں کیلئے تاریخی موقع "

ٹی نیک، نیوجرسی سے شائع ہونے والے اخبار "ٹی نیک نیوز" نے اپنی ۱۸ اگست کی اشاعت میں لکھا :-

" شمالی امریکہ کی مسلمان جماعتہائے احمدیہ نے اس ہفتہ ڈریو یونیورسٹی نزد میڈیسن، نیوجرسی میں اپنی ۲۹ ویں سالانہ کنونشن منعقد کی۔ امریکہ کے مختلف حصّوں کے نیز کینیڈا اور دوسرے ممالک کے چھ سَو مردوں، عورتوں اور بچّوں نے اس میں شرکت کی۔ کنونشن سے احمدیوں کے بین الاقوامی رُوحانی پیشوا حضرت مرزا ناصر احمد نے خطاب فرمایا جو امریکہ اور کینیڈا کے پہلے دَورہ پر یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کی تشریف آوری اور کنونشن میں شرکت نے مغربی حصۂ دنیا کے احمدیوں کے لئے ایک تاریخی موقع پیدا کر دیا (اور اس کنونشن کو ان کے لئے تاریخی اہمیّت کا حامل بنا دیا)

حضرت مرزا ناصر احمد مسیح موعود کے تیسرے جانشین ہیں جس کا ظہور آپ کے دادا (حضرت مرزا غلام احمدؑ) کے وجود کے ذریعہ ہوا۔ جنہوں نے ۱۹۰۸ء میں وفات پائی۔ آپؑ کے وصال کے دس بارہ سال بعد شکاگو کے مقام پر امریکہ میں اسلام کا پہلا تبلیغی مشن قائم ہوا۔ اس وقت سے امریکہ میں احمدیوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اب تک بیس سے زیادہ امریکی شہروں نیز ٹورنٹو، مانٹریال اور اوٹاوا میں تبلیغی مشن، کمیونٹی سنٹر یا جماعت کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ کنونشن کے مندوبین مختلف ثقافتوں، مختلف لباسوں اور مختلف زبانوں سے تعلق رکھتے تھے۔ تقابل و تفاوت کے اس پس منظر میں کنونشن کے مندوبین کو دیکھ کر غیر از جماعت عام شرکاء پر یہ اثر پڑے بغیر نہ رہتا تھا کہ تمام مندوبین ایک ہی منظم خاندان کے افراد ہیں حالانکہ بہت سے ان میں ایسے بھی تھے جنہوں نے ایکدوسرے کو پہلی بار دیکھا تھا۔

حضرت مرزا ناصر احمد نے نمازوں کی ادائیگی میں امامت کے فرائض انجام دیئے۔ ایک مختصر لیکن پُراثر خطبہ میں آپ نے افرادِ جماعت پر پُرزور انداز میں واضح فرمایا کہ ان پر خود اپنے نفس کے بارہ میں اور پھر تمام بنی نوع انسان کی فلاح و نجاح کے بارہ میں عظیم ذمّہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ انہیں اپنی ان دوہری ذمّہ داریوں کو ادا کرنا چاہیئے۔

میڈیسن سٹی کے میئر روجر ورنن (Roger Vernone) بھی احمدیوں کے رُوحانی پیشوا کا خیر مقدم کرنے نیز باہم سلام دعا اور تحائف کا تبادلہ کرنے کی غرض سے کنونشن میں تشریف لائے۔ میئر ورنن نے پوری دنیا کے لئے جماعت احمدیہ کے پیغام کی علامت اور نشان کے طور پر حضرت مرزا ناصر احمد سے قرآن مجید کا ایک نہایت خوبصورت مجلّد نسخہ بطور تحفہ وصول کیا۔

اپنے افتتاحی خطاب میں حضرت مرزا ناصر احمد نے اپنے پیرؤوں پر خود اپنے اپنے نفوس کے اندر اور تمام بنی نوع انسان کی زندگیوں میں رُوحانی انقلاب برپا کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ نے انگریزی میں اور عربی میں (جو قرآن کی زبان ہے) پُرسوز دُعا کرائی جس میں تمام مندوبین شریک ہوئے۔

کنونشن میں مقررین نے " امریکہ اور اسلام " کے موضوع پر " مذہب اور سائنس " کے موضوع پر " مذہبی بنیادوں پر معاشرہ کی تشکیلِ نَو " اور " اسلامی تعلیم کی آفاقیت " کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ایک پورا اجلاس خواتین کے اپنے مسائل کے لئے مخصوص تھا۔

احمدیوں کے مذہبی پیشوا یہاں سے کینیڈا تشریف لے جائیں گے اور وہاں سے اپنی جماعت کے امریکی ہیڈ کوارٹرز میں جو واشنگٹن ڈی سی، میں واقع ہے ۱۵ اگست کو واپس پہنچیں گے۔"

(ترجمہ از " ٹی نیک نیوز " نیوجرسی بابت ۱۸ اگست ۱۹۷۶ء)

" مشرق اور مغرب کا پُرکیف ملاپ "

" دی نیوز " پیٹرسن، نیوجرسی نے کنونشن کے معاً بعد کی اشاعت میں لکھا :-

" میڈیسن — نیوجرسی اور نیویارک کے سینکڑوں افراد گزشتہ جمعہ کے روز ایک کروڑ سے زیادہ احمدی مسلمانوں کے پیشوا حضرت مرزا ناصر احمد کا خیر مقدم کرنے کی غرض سے ڈریو یونیورسٹی کھنچے چلے

آسے جہاں سالانہ کنونشن کا انعقاد عمل میں آیا۔ کنونشن میں دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے مندوبین نے شرکت کی۔

احمدیوں نے اسلام کی تعلیم کی سختی کے ساتھ پابندی کرنے میں بہت نام پیدا کیا ہے۔ اس جماعت نے جس کا قیام ۱۸۹۰ء میں عمل میں آیا تھا۔ سو کے قریب ممالک میں اپنے مشن اور مراکز قائم کرنے کے علاوہ بہت سی مساجد تعمیر کی ہیں۔ جماعت احمدیہ امریکہ کے ساحلوں پر ۱۹۲۰ء میں قائم ہوئی تھی اُس وقت کے بعد سے اس نے ریاستہائے متحدہ امریکہ اور کینیڈا دونوں ملکوں میں ایک ساحل سے دوسرے ساحل تک درجنوں مراکز قائم کئے ہیں۔

کنونشن میں اخلاقی اور روحانی امور کے علاوہ عصر جدید کے معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی امور پر اسلام کے نقطۂ نگاہ سے غور کیا گیا۔ دو دن تک اِس جماعت کے پیرو کار باہم اکٹھے رہ کر اکٹھے ہی عبادات بجالاتے اور تبادلۂ خیالات کرتے رہے۔ انتہائی طور پر مادہ پرستانہ ماحول میں گھرے ہوئے ہونے کے باوجود جس کی اقدار اور اطوار اسلام کی اقدار اور آداب سے یکسر مختلف ہیں وہ اسلامی معاشرہ سے مستفیض ہونے میں کوشاں رہے۔

احمدی خواتین نے ایک علیحدہ اجلاس منعقد کرکے خواتین سے تعلق رکھنے والے مخصوص مسائل پر غور کیا۔

یہ کنونشن مشرق اور مغرب کے ملاپ کا میز ایشیائی، افریقی اور دیگر مذاہب سے احمدیت کے حلقہ میں شامل ہونیوالے مومنوں کے اجتماع کا پُرکیف منظر پیش کرنے کا موجب ثابت ہوئی۔ یہ مختلف رنگوں، مختلف علاقوں اور مختلف پس منظروں سے تعلق رکھنے والے احمدی اسلامی تعلیمات کے زیرِ اثر دنیا کے مستقبل کے بارہ میں غیر متزلزل ایمان کے مشترک رشتہ میں باہم منسلک تھے۔

حضرت مرزا ناصر احمد اسلام کے تبلیغی نظام میں وسعت پیدا کرنے کی غرض سے ریاستہائے متحدہ امریکہ کا دورہ فرما رہے ہیں۔ آپ کی نگاہ میں امریکی معاشرہ کی انتہائی تکلیف دہ اور الجھی ہوئی گوناگوں خرابیوں کا واحد علاج اسلام ہے۔ آپ اِس یقین اور اعتقاد کے ساتھ یہاں تشریف لائے ہیں کہ معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی اداروں میں ابتری کی انتہائی نازک صورتِ حال کی اصلاح کے سلسلہ میں دنیا کے لئے بجز اس کے اور کوئی راہ نہیں ہے کہ وہ اسلام کے پیش کردہ حل کو قبول کرکے اُس پر عمل پیرا ہو۔

جماعت احمدیہ کا عالمی مرکز ربوہ ہے جو پاکستان میں واقع ہے۔"

(ترجمہ از ''دی نیوز'' پیٹرسن۔ نیوجرسی۔ ۱۷ اگست ۱۹۷۶ء)

دعا کے وقت گریہ وزاری کا منظر

''ڈیلی ریکارڈ'' نے اپنے ۸ اگست ۱۹۷۶ء کے شمارہ میں اپنے نامہ نگار جان ملر برنھوتی ([illegible]) کی ایک طویل رپورٹ شائع کرتے ہوئے جن خیالات کا اظہار کیا ان میں سے بعض کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

''میڈیسن۔۔۔ سنجیدہ، زیرک و باوقار بزرگ ہستی کی اقتداء میں دعا کرتے وقت بعض لوگوں پر اس درجہ رقت طاری ہوئی کہ بے اختیار ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے بہت سی خواتین مندوبین اِس بزرگ ہستی کی جھلک بھی نہ دیکھ سکیں گو وہ ایک پردہ کے پیچھے سے اُس کی آواز سُن سکتی تھیں۔

یہ بزرگ ہستی تھے حضرت مرزا ناصر احمد جو مسیح موعود کے پوتے اور ان کے تیسرے خلیفہ اور جانشین ہیں اپنے ایک کروڑ احمدی پیرو کاروں میں سے اُن چھ سَو مندوبین کے لئے جو کنونشن میں شریک ہوئے آپ کا پیغام یہ تھا کہ اسلام سے باہر نوعِ انسان کی فلاح و نجاح کی کوئی امید نہیں ہے۔

ڈھیلے ڈھالے لباسوں میں ملبوس یہ باپردہ خواتین اور مرد سامعین شمالی امریکہ کی جماعتہائے احمدیہ کی ۲۹ ویں سالانہ کنونشن کے مندوبین تھے جو اِس ہفتہ کے اواخر میں، ڈریو یونیورسٹی میں منعقد ہوئی۔۔۔۔۔۔ وہ جمعہ اور ہفتہ کے روز باہم مل کر عبادت کرنے اور اپنے مسلم تبلیغی فرقہ سے متعلق باہم تبادلۂ خیالات کرنے وہاں جمع ہوئے تھے۔ ان کے اِس اجتماع کو مادہ پرستانہ ماحول میں پنپنے والے ایک اسلامی معاشرہ سے تعبیر کیا گیا۔

حضرت مرزا ناصر احمد نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت دنیا کے مسائل حل کرنے میں یکسر ناکام ہو چکی ہے۔ مہدی موعود نے (جو حضرت مرزا ناصر احمد کے دادا تھے) اعلان فرمایا تھا کہ وہ دنیا کے تمام مسائل کو اسلامی تعلیم کی روشنی میں حل کر دکھائیں گے۔

ایک مختصر خطاب میں مرزا ناصر احمد نے فرمایا امریکہ کے تمام مسائل کا حل اسلام میں موجود ہے۔ انہوں نے امن اور سلامتی کے لئے بلند آواز میں دعا کی اور پھر (ہاتھ اُٹھاکر) خاموشی سے دعا کرائی جس میں ان کے تمام پیرو کار شریک ہوئے۔ جس کے دوران دُعا کرنے والوں کی ہچکیوں اور سسکیوں کی آوازیں آتی رہیں۔ اِس منظر کو دیکھنے والے کسی غیر عیسائی پر یہ واضح نہ ہو سکا کہ یہ لوگ اپنے روحانی پیشوا کی زیارت پر خوشی کے جذبات کے زیرِ اثر مصروفِ گریہ ہیں یا ان کے عنقریب واپس تشریف لے جانے کے خیال سے رو رہے ہیں۔''

(ترجمہ از ''ڈیلی ریکارڈ'' ۸ اگست ۱۹۷۶ء)

جماعت احمدیہ نیویارک کا نذرانۂ عقیدت

اِس تاریخی کنونشن کے آخری روز یعنی ۷ اگست ۱۹۷۶ء کو محترم برادر بشیر افضل صاحب امیر جماعتِ احمدیہ نیو یارک نے حضور ایدہ اللہ کی قیام گاہ پر حاضر ہو کر ایک مختصر مجلس میں جماعتِ احمدیہ نیو یارک کے احباب کی طرف سے کانسی کی ایک خوبصورت پلیٹ پر انگریزی حروف میں کندہ نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اِس نذرانۂ عقیدت کا اُردو ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

''ہمارے نہایت درجہ محبوب اور مقدس و مطہر آقا
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
ایدکم اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

ہم جماعت احمدیہ نیو یارک کے افراد حضور ایدکم اللہ کے امریکہ تشریف لانے پر دلی اخلاص اور پوری گرمجوشی کے ساتھ خوش آمدید کہتے ہوئے اھلاً وسھلاً و مرحبا عرض کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ حضور ایدکم اللہ کے تشریف لانے کے نتیجہ میں یہاں بفضلِ اللہ تعالیٰ احیاء و غلبۂ اسلام کا ایک نیا اور پہلے سے کہیں بڑھ کر تابندہ و درخشندہ دَور شروع ہو جیسا افریقہ اور یورپ کے دَوروں کے نتیجہ میں وہاں شروع ہونے والے نئے اور درخشندہ دَور سے بھی درخشندہ تر ثابت ہو۔

نیو یارک کے احمدیوں کے لئے حضور کا یہ انتہائی بابرکت دَورہ از حد خوشی اور مسرت و انبساط کا موجب ہے۔ سچ یہ ہے کہ ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

امریکہ میں احمدیت کے اثر و نفوذ کی تاریخ میں ہم نیو یارک کے احمدیوں کو ایک امتیازی اور غیر معمولی سعادت حاصل ہے اِس لئے کہ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۲۰ء میں حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحبؓ کو پہلے مبلغ اسلام کی حیثیت سے امریکہ بھجوایا تھا تو انہوں نے اپنی تبلیغی اور تبشیری سرگرمیوں کا آغاز اِسی شہر سے کیا تھا۔ اُس وقت کے بعد سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے جس پیغام کی اشاعت پورے امریکہ میں ہوئی اور ہو رہی ہے اُس کی پہلی اور ابتدائی گونج ہمارے شہر میں سُنی گئی تھی۔

ہم محبت و عقیدت کے انتہائی گہرے جذبات کے ساتھ آج اپنے اِس عہد کو پورے عزم و ہمت سے پھر دہراتے ہیں کہ ہم نظامِ خلافت کے ساتھ دلی طور پر وابستہ رہتے ہوئے حضور کی آسمانی قیادت میں اسلام کے پرچم کو کرۂ ارض کے کونہ کونہ میں سربلند کرنے اور ہمیشہ ہی سربلند رکھنے میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

ہم ہر جگہ اور ہر مقام کے احمدیوں کی ہمنوائی میں کمال عاجزی اور تضرع کے ساتھ دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام سے متعلق حضور کے جملہ پروگراموں اور اقدامات میں غیر معمولی اور بے انداز برکت ڈالے اور اِس ضمن میں حضور کے مقاصدِ عالیہ کو بہمہ وجوہ پورا فرمائے۔ آمین

نیو یارک۔ اگست ۱۹۷۶ء

(الفضل مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۷۶ء)

اسلام کا ایک اعلیٰ خُلق ـــ تیمارداری

از مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ارشد مربی سلسلہ مقیم پشاور

اللہ تبارک و تعالیٰ نے جو انسان کی ہر قسم کی ضرورتوں سے انسان سے بھی زیادہ واقف ہے اپنی صفتِ رحمانیت کے ماتحت انسان پر رحم اور احسان کرتے ہوئے قرآن کریم جیسی عظیم الشان جامع اور کامل تعلیم کو نازل فرمایا ہے اور اس میں ہر ایسی بات کو جو انسان کی صحیح رہنمائی کے لئے ضروری اور لازمی تھی۔ ایسی عمدہ اور پُرحکمت وضاحت کے پیرایہ میں اور ایسی عمدہ کاملیت اور جامعیت کے ساتھ بیان کر دیا ہے کہ جس سے بڑھ کر ممکن ہی نہیں ہے اور انسان کو ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم سے صحیح معنوں میں فائدہ حاصل کرنے کے لئے خلعتِ عقل سے سرفراز فرماتے ہوئے یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اگر چاہے تو اس تعلیم سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے اپنی دنیا و آخرت دونوں کو سنوار لے اور اپنے رب کی پیدا کی ہوئی ابدی جنتوں اور نعمتوں کا وارث قرار پائے اور اگر چاہے تو خدا تعالیٰ کی اس بے پایاں رحمت سے منہ پھیرتے ہوئے شیطان اور ابلیس کی راہ کو اختیار کرے اور اپنی دنیا و آخرت کو خراب کرتے ہوئے اس کی ناراضگی کے دوزخ میں جا گرے۔

قرآن کریم کی اس نہایت اعلیٰ درجہ کی پُرحکمت تعلیم میں انسان کو حقوق العباد کے متعلق دو طرح سے تعلیم دی گئی ہے۔ ایک وہ تعلیم ہے جو ایک مسلمان کو اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے حقوق کی ادائیگی کے لئے دی گئی ہے اور اس تعلیم کا دائرہ بہرصورت معاشرۂ اسلامیہ کی حدود تک محدود ہے لیکن ایک وہ تعلیم ہے جو تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے بلکہ خدا تعالیٰ کی ہر قسم کی مخلوق کی بہتری اور بھلائی کے لئے ہے جس میں انسان کے سوا ہر قسم کے حیوانات چرند اور پرند بھی شامل ہیں اس کو دی گئی ہے۔ چونکہ آج کے ہمارے موضوع کا عنوان تیمارداری ہے اور تیمارداری کا زیادہ تر تعلق اپنے معاشرہ کے افراد تک ہی محدود ہوتا ہے اس لئے اس وقت میں صرف وہی تعلیم بیان کروں گا جو ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان بھائی کے حقوق کی ادائیگی کے لئے دی گئی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو مسلمان نہ ہو اس کی تیمارداری نہیں کرنی چاہئیے اور اس کو تکلیف کے موقع پر اس نہایت اعلیٰ خلق انسانی کے ذریعہ جس کی سب سے زیادہ تاکید اسلام نے کی ہے اپنی مدد اور ہمدردی سے محروم رکھنا چاہئیے بلکہ جہاں تک تیمارداری کا تعلق ہے جب بھی موقع ملے ہر ایک کی کرنی چاہئیے اور اسی طرح کرنی چاہئیے جس طرح انسان اپنے مسلمان مومن بھائی کی کرتا ہے اور یہ تعلیم بھی وہ ہے جو قرآن کریم ہمیں دیتا ہے اور جس کی طرف میں اوپر اشارہ کر چکا ہوں۔ خود ہمارے پیارے آقا سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ بھی اس کے مطابق تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر کسی امتیاز کے اپنے اس عظیم الشان خلق سے ہر ایک کو فائدہ پہنچاتے تھے۔ چنانچہ ایک حدیث یوں آتا ہے:۔

اِنَّ غُلَامًا مِّنَ الْیَهُوْدِ کَانَ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ اِلٰی اَبِیْهِ وَهُوَ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْهُ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْقَذَهٗ بِیْ مِنَ النَّارِ۔ (ابوداؤد)

کہ ایک یہودی لڑکا بیمار ہو گیا پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس کے پاس عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے۔ پھر اس سے کہا تو اسلام لے آ۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا اور وہ اس کے سر کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے باپ نے اس سے کہا ابو القاسم (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات مان لے۔ اس پر وہ لڑکا مسلمان ہو گیا۔ پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے جانے کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے تھے سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے میرے ذریعہ اس کو آگ سے بچا لیا۔

اس حدیث سے ظاہر ہے کہ تیمارداری کے لئے مسلم اور غیر مسلم کی کوئی تخصیص نہیں ہے بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق ایک مسلمان کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ وہ اپنے اس خُلق سے ہر ایک کو فائدہ پہنچائے خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔

دوسری بات اس حدیث سے یہ ظاہر ہے کہ کسی کے ساتھ سب سے بڑی اور عظیم الشان ہمدردی یہ ہے کہ اس کو ہدایت حاصل ہو جائے اور وہ دوزخ کی آگ سے نجات پا جائے۔ چونکہ تکلیف کے وقت انسان میں رقت اور نرمی پیدا ہو کر حق کی طرف رجوع کرنے کی صلاحیت زیادہ ہو جاتی ہے اس لئے اگر ایسے موقع پر کسی ایسے شخص کی تیمارداری کرتے وقت جو ابھی مسلمان نہیں ہے اس کی روحانی ہمدردی اور عیادت کا بھی خیال کر لیا جائے اور اس کو صراطِ مستقیم کی تعلیم و تلقین کی جائے اور حق کی طرف اس کی رہنمائی کی جائے تو اس کے لئے اس بات کا امکان زیادہ ہو جاتا ہے کہ وہ حق کو قبول کر کے دوزخ کی آگ سے نجات پا جائے بلکہ ایسے موقع پر عموماً اگر کوئی خاص روک درمیان میں نہ ہو تو انسان حق کو قبول کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کی ابدی رحمتوں کا وارث قرار پاتا ہے۔ پس قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق ایک مسلمان کے لئے یہ ضروری اور لازمی تعلیم ہے کہ جس طرح اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے اور رب العالمین خدا کی طرف سے تمام دُنیا کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے نازل کیا گیا ہے اسی طرح اس کی ہمدردی اور غمخواری کا دائرہ بھی عالمگیر ہونا چاہئیے اور اس کو اپنے اس خُلق سے ہر ایک کو فائدہ پہنچانا چاہئیے خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ اپنا ہو یا پرایا کسی کو بھی اپنی مدد اور ہمدردی سے محروم نہیں رکھنا چاہئیے۔

مگر ہمارا یہ موضوع چونکہ ایک تربیتی موضوع ہے اس لئے آج کی اس نیک اور بابرکت صحبت میں میں اسلام کی صرف وہی تعلیم بیان کروں گا جو ایک مومن مسلمان کو اپنے دوسرے مومن مسلمان بھائی کے لئے دی گئی ہے۔

سو واضح ہو کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے حقیقی معیت رکھنے والوں کی ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی خوبی اور وصف یہ بیان فرماتا ہے کہ ان کا باہم ایک دوسرے سے محبت اور شفقت کا تعلق بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے والے حقیقی بہن بھائیوں کا ہوتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ

(پارہ ۲۶ رکوع ۱۳)

کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں یعنی ان کی حقیقی معیت رکھنے والے ہیں وہ کفار کے خلاف بڑا جوش رکھتے ہیں یعنی ان کے مقابل پر بڑے قوی اور مضبوط ہیں اور آپس میں بہت ملاطفت سے پیش آنے والے اور ایک دوسرے کے لئے سراسر رحمت کا باعث ہیں۔ رُحَمَآءُ رحیم کی جمع ہے جو انتہائی درجہ کی شفقت اور محبت پر دلالت کرتا ہے اور پھر اس میں یہ مفہوم بھی پایا جاتا ہے کہ یہ محبت اور شفقت کوئی عارضی چیز نہیں جو مٹ جانے والی ہو بلکہ یہ چونکہ خدا تعالیٰ کی اس بے پایاں رحمت کی وجہ سے ہے جو ان پر نازل ہوئی ہے اور ہمیشہ نازل ہوتی رہے گی۔ اس لئے ان کی یہ باہمی محبت اور شفقت بھی ہمیشہ رہے گی اور اس کا ظہور بار بار ہو گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس آیۂ کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

تَرَی الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ کَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَکٰی عُضْوٌ تَدَاعٰی لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰی۔

(بخاری۔ مسلم)

کہ اے مخاطب تُو مومنوں کو ایک دوسرے پر رحم کرنے اور شفقت سے پیش آنے اور محبت کرنے میں بالکل ایک جسم کی مانند پائیگا۔ جیسے جسم کا کوئی عضو جب تکلیف میں ہوتا ہے تو باقی سارا جسم اس کے باعث بے خوابی اور بخار کی وجہ سے پریشانی اور بے قراری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

اس حدیث میں جو آیۂ کریمہ مذکورہ بالا کے الفاظ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ کی پوری پوری تشریح اور وضاحت اپنے اندر رکھتی

ہے یہ بتایا گیا ہے کہ حقیقی اسلامی معاشرہ وہ ہے جو بالکل ایک جسم کی مانند ہو اور جس کے افراد کا باہمی رشتہ و پیوند اسی طرح مضبوط اور اعلیٰ درجہ کا ہو جیسا کہ جسم کے تمام اعضاء کا ایک دوسرے سے ہوتا ہے کہ جب جسم کے ایک عضو کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو جسم کے باقی تمام اعضاء بھی اس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ اور جب تکلیف کے بعد اس کو صحت و آرام حاصل ہوتا ہے تو اس سے جسم کے باقی تمام اعضاء میں بھی صحت و خوشی کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے۔ اس حقیقت کو آپ صلے اللہ علیہ وسلم ایک اور جگہ ایک نئے پیرایہ میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی
یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ
لِنَفْسِہٖ ۔ (بخاری)

مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے جو وہ اپنے نفس کے لئے پسند کرتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ جس معاشرہ کے افراد کا باہمی رشتہ و پیوند ایسا مخلصانہ اور محبانہ نہ ہو جیسا کہ اِس حدیث شریف میں بیان کیا گیا ہے وہ معاشرہ نہ صرف یہ کہ حقیقی اسلامی معاشرہ کہلانے کا مستحق نہیں ہے بلکہ اس حدیث کے مطابق اس معاشرہ کے افراد کو ابھی تک خدا تعالیٰ اور اس پاک رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نظر میں وہ حقیقی ایمان بھی نصیب نہیں ہوا جو نجاتِ ابدی کے لئے ضروری اور لازمی چیز ہے۔ ان کی نظر میں تو وہی لوگ حقیقی مومن اور حقیقی اسلامی معاشرہ کے افراد قرار پا سکتے ہیں جن کا باہمی تعلق ایسا مضبوط اور محبانہ ہو جیسا کہ اس حدیث شریف میں بیان کیا گیا ہے۔

لیکن اِس جگہ یہ امر بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ روحانی رشتہ کے قیام کی ذمہ داری چونکہ اللہ تعالےٰ نے خود اپنے نیک بندوں پر ڈالی ہے اور دوسری طرف انسانی عقل بغیر اللہ تعالےٰ کی رہنمائی کے اندھوں کی طرح ہے اِس لئے یہ امر نہایت ضروری تھا کہ انسان اپنی ہر بات میں اللہ تعالےٰ سے رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کرے اور اللہ تعالےٰ اس پر رحم اور کرم فرماتے ہوئے زندگی کے تمام شعبوں میں اس کی صحیح رہنمائی فرمائے تا انسان اس رہنمائی کے نتیجہ میں صحیح راہ پر چل کر حقیقی اسلامی معاشرہ کو قائم کرنے میں کامیاب ہو سکے۔

سو اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کی اِس حقیقی ضرورت کے پیشِ نظر اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں اور اپنے پاک رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حقوق العباد کے تمام شعبوں میں اپنے بندوں کی ایسی کامل اور واضح رہنمائی فرمائی ہے کہ جس سے بڑھ کر ممکن نہیں اور جس پر چل کر انسان نہایت آسانی سے حقیقی اسلامی معاشرہ کو قائم کر سکتا ہے بشرطیکہ انسان کی نیت نیک اور مخلصانہ ہو اور وہ اس پر عمل کرنا چاہے۔

اسی رہنمائی میں ایک مومن مسلمان پر اس کے دوسرے مومن مسلمان بھائیوں کے لئے جو حقوق و فرائض بیان کئے گئے ہیں ان حقوق و فرائض میں ایک فرض اس پر عیادتِ مریض کا بھی ہے جس کا ادا کرنا اس کے لئے نہایت ضروری ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ
(پارہ ۲۶ رکوع ۱۳)۔

کہ مومنوں کا رشتہ آپس میں بھائی بھائی کا ہے۔

اِس آیہ کریمہ کی وضاحت کرتے ہوئے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ
خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِیَادَۃُ
الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ
وَاِجَابَۃُ الدَّعْوَۃِ وَتَشْمِیْتُ
الْعَاطِسِ ۔

کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں اوّل سلام کا جواب دے۔ دوم مریض کی عیادت کرے سوم جنازہ میں شامل ہو چہارم دعوت کو قبول کرے اور پنجم یہ کہ جس کو چھینک آئے اس کو دعا دے۔

ان حقوق کو ایک اور حدیث میں اِس طرح بیان کیا گیا ہے:۔

لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ
سِتُّ خِصَالٍ یَعُوْدُہٗ اِذَا
مَرِضَ وَیَشْھَدُہٗ اِذَا مَاتَ
وَیُجِیْبُہٗ اِذَا دَعَاہُ وَ
یُسَلِّمُ عَلَیْہِ اِذَا لَقِیَہٗ
وَیُشَمِّتُہٗ اِذَا عَطَسَ وَ
یَنْصَحُ لَہٗ اِذَا غَابَ اَوْ
شَھِدَ ۔ (النسائی)

کہ ایک مومن کے لئے اس کے دوسرے مومن بھائی پر چھ باتیں ایسی فرض ہیں کہ جو اس کی خصلت میں داخل ہیں یعنی وہ ان کی ادائیگی کے بغیر رہ نہیں سکتا بلکہ اپنے روحانی تعلق کی بناء پر ضرور ان کو ادا کرتا ہے۔ اوّل جب وہ بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرتا ہے دوم جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے پر حاضر ہوتا ہے سوم جب وہ اس کو مدد کے لئے بُلائے تو اس کی مدد کرتا ہے چہارم جب وہ اس سے ملے تو اس کو سلام کرتا ہے۔ پنجم جب اسے چھینک آئے تو اس کے لئے یرحمک اللہ کے دعائیہ الفاظ کہتا ہے اور ششم وہ اس کی خیر خواہی کرتا ہے خواہ وہ حاضر ہو یا غائب۔

اِن دونوں احادیث سے ظاہر ہے کہ اسلامی معاشرہ میں حقیقی اخوت کی روح کو قائم رکھنے اور اسے مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے اور بابرکت بنانے کے لئے اِن چھ باتوں میں سے ایک عیادتِ مریض یعنی تیمار داری بھی ہے۔ تیمار داری ایک فارسی لفظ ہے جس کے معنے ہمدردی و غم خواری اور مریض کے علاج معالجہ کے ہیں اور صحیح اور حقیقی معنوں میں عیادتِ مریض بھی وہی ہے کہ جس میں قول و فعل دونوں سے اس کی مدد کی جائے۔ اور قول و فعل سے مدد کرنے کے مندرجہ ذیل طریق ہیں:۔

اوّل یہ کہ خدا تعالےٰ کے حضور جو حقیقی شافیٔ مطلق ہے اس کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا کی جائے اور اس وقت تک کی جائے جب تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو صحت عطا فرما دے۔

دوم یہ کہ علاج معالجہ کے سلسلہ میں اگر اس کو کسی مدد کی ضرورت ہو تو اس کی مدد کی جائے۔

سوم یہ کہ ملاقات کے وقت اس سے ایسی باتیں کی جائیں جو اس کے لئے اطمینان اور تسلی کا باعث ہوں اور اس کی قوتِ ارادی کو مضبوط کرنے والی اور اس کے حوصلہ کو بڑھانے والی ہوں اور یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے بھی ثابت ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آپؐ کے اس اسوۂ حسنہ کا ذکر کرتے ہوئے راوی کہتا ہے:۔

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلٰی
مَرِیْضٍ یَعُوْدُہٗ قَالَ لَہٗ
لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
تَعَالٰی ۔

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کے پاس عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو اس کی تسلی اور تشفی کے لئے فرماتے۔ فکر نہ کرو ٹھیک ہو جاؤ گے یہ بیماری تمہارے لئے خیر و برکت اور پاکیزگی کا باعث ہوگی۔ یعنی گناہوں کی بخشش اور کمزوریوں کو دُور کرنے کا موجب ہوگی۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادتِ مریض اور اسی کے لئے آپ کے دعائیہ کلمات کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰی مَرِیْضًا
اَوْ اُتِیَ بِہٖ قَالَ اَذْھِبِ
الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ
اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا
شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ
سَقَمًا ۔ (بخاری مسلم)

کہ بے شک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے یا کوئی مریض آپ کے پاس آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے ان الفاظ میں دُعا فرماتے:۔

"اے اللہ اے لوگوں کے
رب اس کی تکلیف کو دُور فرما دے
اور اس کو شفا عطا فرما بیشک
تُو ہی شفا دینے والا ہے تیرے
سوا کوئی شفا دینے والا نہیں
اِس لئے تُو اس کو ایسی شفا
عطا فرما کہ جو بیماری کا کچھ بھی
باقی نہ چھوڑے"

پس عیادتِ مریض کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ اور اس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ وہ ارشادات ہیں جو ایک مسلمان کے لئے اس کے دوسرے مسلمان بھائی پر فرض کئے گئے ہیں۔ اور یہ امر ظاہر ہے کہ ان امور کی کما حقّہٗ ادائیگی کا پہلا فائدہ براہِ راست مریض کو پہنچتا ہے اور وہ اپنے بھائیوں کی اس مخلصانہ عملی مدد کے نتیجہ میں بشرطیکہ اس کے صحت پانے میں کوئی خاص الٰہی تقدیر روک نہ ہو جلد تر صحت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو ان ارشاداتِ عالیہ پر عمل کے نتیجہ میں صرف مریض کو ہی فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ خود تیمار دار کو بھی اس سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں بشرطیکہ اس کا عمل اور نیت نیک ہو ؎

رپورٹ جلسہ مجلس انصار اللہ یادگیر

مورخہ ۲۹ بروز جمعرات مجلس انصار اللہ کا اجلاس زیر صدارت محترم مولوی نذیر احمد صاحب ہوڈری زعیم انصار اللہ منعقد ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر نے انصار اللہ کو ان کی اہم ذمہ داریوں اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی تحریک کی محترم موصوف نے نہایت عمدہ اور دلنشین پیرایہ میں انصار اللہ کے مقام اور مرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے عمر اس عمر میں داخل ہونے والے افراد کے تعلیمی ۔ ذہنی اور نفسیاتی ارتقاء ۔ تجربہ اور علم و ہنر اور بالغ نظری ۔ خیالات کی وسعت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس سطح کے افراد کس طرح قوموں ۔ افراد اور ملکوں کے لئے مفید وجود ثابت ہوسکتے ہیں۔

صاحب موصوف نے بتایا کہ یہی وہ طبقہ ہے جو اپنی فراست اور اپنے علوم و فنون ۔ اپنی حکمت و دانائی سے اپنے پیچھے آنے والی نسل کی عمدہ اور احسن رنگ میں تربیت کرتے جاتا ہے ۔ اور وہ درس جو انہوں نے ایک طویل حیات کے نتیجہ میں حاصل کیا ہوتا ہے اپنی قوم ۔ ملک ۔ خاندان اور افراد کی بقاء کے لئے دوسروں کو دیتے چلے جاتے ہیں اور اس طرح قوم کی عمارت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ قوم لمبی زندگی کی وارث بن جاتی ہے۔

پس خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں آپ کو اپنے لئے چنا اور خاص کر لیا ہے سو چاہیئے کہ اس وقت انصار پر جو ذمہ داریاں قوم کی طرف سے یا امام وقت کی طرف سے ڈالی گئی ہیں ان کو وہ کماحقہٗ ادا کرنے اور نباہنے کی کوشش کریں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس وقت میں پانچ امور کی پابندی کی طرف خاص توجہ دلاتا ہوں ۔ انصار کو چاہیئے کہ وہ ان امور پر سختی سے کاربند ہوں اور ان پانچوں امور کو خاص طور پر اپنائیں ۔ (۱) انصار اللہ سلف صالحین ۔ پرانے احمدیوں ۔ صحابہ کرام اور سلسلہ کی روایات ہر مجلس اور ہر مقام پر بیان کریں اور اس کو زیادہ سے زیادہ رواج دیں ۔ اس سے قوم میں مسابقت کا جذبہ پیدا ہوگا ۔ (۲) باہمی تنازعات کا تصفیہ باہم مل کر آپس میں طے کر لیا کریں ۔ ان کو طول دینا اور غیروں کے پاس نہ لے جانا چاہیئے ۔ (۳) بچوں عورتوں جوانوں اور اپنے گھروں میں تربیت کا فریضہ ادا کرنا چاہیئے ۔ (۴) قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنا ضروری قرار دے لیں اور سب ماں باپ اس کی پوری پابندی کے ساتھ نگرانی کریں ۔ انصار اللہ کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہیئے ۔

(۵) تنظیم کو مضبوط کیا جائے اور ہر فرد جواب دہ ہو اور ایک منظم صورت میں ان سب امور کی نگرانی کی جائے اور عملی جامہ پہنایا جائے ۔

مکرم سیٹھ صاحب موصوف کی تقریر کے بعد مکرم مولوی منظور احمد صاحب مبلغ نے انصار اللہ کے سامنے قریباً نصف گھنٹہ تک اپنے خیالات کا اظہار کیا جس کے بعد دعا پر جلسہ برخواست ہوا ۔ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان ۔

اعلان بابت امتحان دینی نصاب ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء

امتحان دینی نصاب بابت سال ۱۳۵۵ ہش / ۱۹۷۶ء برائے جماعتہائے احمدیہ بھارت کے لئے سوالوں کے پرچے جماعتوں کو بھجوائے گئے ہیں ۔ اگر پرچہ جات اب تک نہ ملے ہوں ۔ تو دوبارہ نظارت دعوۃ و تبلیغ سے منگوا لیں ۔ امتحان میں شامل ہونے والے اُمیدوار جس زبان میں چاہیں پرچے حل کر سکتے ہیں ۔

مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ امتحان دہندگان کے حالات اور سہولت کے مدنظر امتحانی تاریخ کو آگے بڑھا کر اور پھر امتحان لے کر جوابی پرچے مرکز ارسال فرماویں ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مضامین ایڈیٹر کے نام اور خط و کتابت مینیجر کے نام کیجئے!

منقولات

مصطفےٰ عقاد ــــ اور اُن کی فلم "دی میسیج"

امریکی باشندے مصطفےٰ عقاد اور ان کی فلم دی میسیج سے متعلق ذیل کا معلومات افزاء مضمون اخبار الجمعیۃ دہلی ۲۸ اکتوبر ۷۶ء سے افادہ احباب کی خاطر شکریہ کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے ۔ ایڈیٹر بدر ۔

شکاگو کا نشنل پلازا ہوٹل ۔ رات کے نو بج رہے ہیں ۔ میں اپنے آفس میں بیٹھا ریزرویشن چارٹ کا جائزہ لے رہا تھا کہ میری نظر ایک نام پر آکر رک گئی ۔ مصطفےٰ عقاد ۔ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میں نے یہ نام کہیں پڑھا یا سُنا ہے ۔ تجسس ذہن کو اکسا رہا تھا میں نے فوراً کمرہ نمبر ۲۷۵۱ کا فون ملایا بڑی دیر بعد کسی نے کہا ۔ "میں عقاد بول رہا ہوں"۔

میں نے پوچھا ۔ کیا آپ ہی حضرت محمدؐ کے بارے میں تیار کردہ فلم کے ڈائرکٹر ہیں ؟ جواب اثبات میں ملا ۔ تو میں نے اپنا مختصر تعارف کراتے ہوئے کہا کہ اگر فرصت ہو تو میں آج رات گیارہ بجے کے بعد آپ سے ملوں ۔ دوسری جانب سے مسٹر عقاد نے خالص امریکی لہجہ میں "خوش آمدید" کہا ۔

میں اپنے متوجہ کام سے فارغ ہو کر وعدہ کے مطابق ۲۷ ویں منزل پر پہنچ گیا ۔ مسٹر عکاذ اپنی سائنس داں عیسائی بیوی کے ساتھ کمرے میں موجود تھے ۔

دوران گفتگو مصطفےٰ عقاد نے بتایا کہ وہ ۴۴ سال پہلے ملک شام کے ایک مسلم گھرانے میں پیدا ہوئے تھے اور اب کیلی فورنیا لاس اینجلز سے فلم اسٹڈیز میں گریجویشن کرنے کے بعد وہ ٹیلی ویژن کے لئے دستاویزی فلمیں بناتے رہے ۔ حضرت محمدؐ کے بارے میں تیار کی گئی فلم ان کی پہلی فیچر فلم ہے پانچ سال پہلے بیروت میں مسٹر عکاذ نے اس فلم کی تیاری کا پلان بنایا تھا تیاری کے یہ پانچ سال ان کے لئے بڑے صبر آزما ثابت ہوئے ۔ ۱۹۷۱ء میں جب فلم بندی شروع ہوئی تو ہمارے کام اطمینان بخش طریقے پر ہو رہے تھے لیکن بعد میں انھیں بڑے جھمیلوں سے گذرنا پڑا ۔

فلم بندی سے پہلے عقاد نے اسکرپٹ کی منظوری حاصل کرنے کی غرض سے کئی ماہ قاہرہ کی الازہر یونیورسٹی کے مسلم علماء دین کے ساتھ صلاح و مشورے میں گذارے چونکہ مذہب اسلام میں حضور اکرمؐ کی شبیہ بنانے یا دکھانے کی سخت ممانعت ہے اس لئے ابتداء میں عقاد کو ایک ایسی فلم کی تیاری کے مسئلے سے نمٹنا پڑا جس میں کسی مرکزی کردار کا تصور ہی نہیں کیا جاسکتا تھا انہوں نے اس فلم کو انگریزی اور عربی زبان میں بنانے کا ارادہ کیا تھا لیکن بڑی تگ و دو کے بعد وہ پانچ سال کی طویل مدت میں ایک کروڑ ۷۰ لاکھ روپے کی لاگت سے صرف انگریزی فلم بنا سکے ۔

ابتداء میں فلم کے لئے جنگی مناظر کی فلم بندی کے لئے عقاد کے مراکش کے ریگستانی علاقے میں سات لاکھ ڈالر کے خرچ سے ایک سیٹ تیار کروایا اور تقریباً ۸ ہزار ایکسٹرا اداکار بیشمار گھوڑے اور اونٹ اکٹھا کئے گئے اس کے علاوہ ضرورت کا سارا ساز و سامان جمع کیا گیا لیکن مسلمانوں کے اچانک دباؤ کی وجہ سے انہیں مراکش چھوڑنا پڑا ۔ وہاں کے مسلمانوں کا خیال تھا کہ سرکار دو عالمؐ کے بارے میں کسی فلم کی تیاری کا تصور ہی سراسر شر پسندی اور اہانت آمیزی ہے ۔ اس طرح عقاذ کو اپنے سارے عملے اور ساز و سامان کے ساتھ بحری اور بری راستوں سے تین ہزار میل کی مسافت طے کرکے تریپولی کے قریب لیبیا کے ریگستان کو منتقل ہونا پڑا ۔ آخر کار جب انہوں نے فلم بندی شروع کی تو انہیں ایک نئی صورت حال سے دوچار ہونا پڑا ۔

جنگ اُحد کے مناظر میں جناب آنحضرتؐ کے پیرووں کو شکست کھاتے ہوئے دکھایا گیا تو ایکسٹرا اداکاروں نے اس میں حصہ لینے سے انکار کر دیا اسی دوران ۱۹۷۳ء کے عرب اسرائیل جنگ شروع ہوگئی جس کی وجہ سے سارے مشرق وسطیٰ میں ایک کھلبلی مچ گئی ۔ نتیجتاً عربوں نے عقاذ کے اس پراجکٹ کو پس پشت ڈال دیا ۔

.... توقع تھی کہ ساری دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کی انہیں تائید حاصل ہوگئی لیکن لندن میں اس فلم کا ٹائٹیل بدلنے کے سلسلے میں جو احتجاج ہوا ۔ اس کی وجہ سے مسٹر عقاذ کی تمام توقعات پر پانی پھر گیا ۔

لندن میں اس فلم کے پریمیئر (۲۹ جولائی) سے صرف ۷۲ گھنٹے قبل عقاد کو اس فلم کا ٹائیٹل بدلنے پر مجبور کر دیا گیا تھا ۔ احتجاج کے بعد انہوں نے اس فلم

کا ٹائیٹل "MOHAMMAD MESSENGER OF GOD" کی بجائے "THE MESSAGE" (پیغام) کردیا گیا اتنی معمولی تبدیلی پر ایک لاکھ ڈالر کا خرچ آیا۔ لندن میں عربوں نے فیلم والوں کی ناک میں دم کر دیا انہوں نے بتایا کہ اس فلم میں کہیں بھی حضرت محمد کو نہیں دکھایا گیا ہے۔ یہ فلم اتنی احتیاط سے بنائی گئی ہے کہ ناظرین فلم کے پردے پر زیادہ سے زیادہ جو دیکھ سکتے ہیں وہ آنحضرت صلعم کا اونٹ ہے"۔

(الجمعیۃ دہلی ۲۸/۱۰/۷۶)

قادیان میں عید کی قربانیاں

احباب جلد اطلاع دیں!

حسب سابق اس مرتبہ بھی عید الاضحیہ کے مبارک موقعہ پر بیرونجات کے احباب کی طرف سے قربانیوں کے جانور ذبح کئے جانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایسا کرنے سے آسانی کے ساتھ ان صاحب کے ذمہ کا فرض ادا ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم احباب کے استعمال میں آتا ہے۔ جو احباب قادیان میں قربانی کروانا چاہتے ہوں وہ فی جانور ۱۵۰/- (ڈیڑھ صد روپے) کے حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔ تاکہ بروقت قربانی کے جانور کا اہتمام کیا جا سکے اگر رقم وقت پر نہ پہنچنے کا خدشہ ہو تو احباب ترسیل زر کے ساتھ ہی بذریعہ خط یا تار نیچے لکھے پتہ پر اطلاع دیں کہ ان کی طرف سے بروقت قربانی کروا دی جائے اور رقم بعد میں ارسال کر دی جائے گی۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ میں اب قریباً ڈیڑھ ماہ باقی رہ گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارکہ سے یہ چندہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے۔ اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں ۱/۱۰ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

لہذا جن احباب اور جماعتوں نے تا حال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اور فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

شرائطِ وصیت اور موصی حضرات۔ بقیہ اداریہ صفحہ ۲

زیادہ عظمت اپنے اندر رکھتی ہیں اس لئے موصی حضرات کا فرض ہے کہ جب انہوں نے نظام وصیت کو اپنے لئے فرض کر لیا اور اپنی خوشی سے اس میں حصہ لیا تو اس کی جملہ شرائط کو پورا کرتے چلے جائیں۔ اور اس بارہ میں کسی طرح کے وقتی تساہل سے کام نہ لیں۔ بعض دوست حصہ آمد پوری شرائط اور مقررہ طریق پر نہ دینے کے سبب اپنی وصیت منسوخ کروا بیٹھتے ہیں۔ اور اپنی سستی کی وجہ سے اسے بحال کروانے کی طرف توجہ نہیں دیتے یہ ان کی بڑی بھول ہوتی ہے۔ ہم چاہتے کہ تمام موصی حضرات وصیت کی قدر و منزلت کو پہچانتے ہوئے اس بارہ میں پوری مستعدی سے کام لیں اور اپنے آپ کو ان بشارتوں کا حقدار بنائیں جو رسالہ الوصیۃ میں بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے حق میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ملی ہیں۔ وبیاد اللہ التوفیق۔

آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس

بتاریخ ۲۷، ۲۸ نومبر ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ و اتوار

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل بنگال احمدیہ مسلم کانفرنس بتاریخ ۲۷ و ۲۸ نومبر ۱۹۷۶ء کو کلکتہ میں منعقد ہو رہی ہے جس میں جملہ مذاہب و ملت کے ودوان اور علماء اپنے اپنے پیشواؤں کی تعلیمات و سیرت سے متعلق تقاریر فرمائیں گے۔

لہذا احباب سے التماس ہے کہ وہ کثرت سے اس بابرکت کانفرنس میں شمولیت فرمائیں نیز دردمندانہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب کرے اور خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

اس سلسلہ میں ضروری خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر فرمائیں۔

خاکسار

Moulvi Sultan Ahmad Sahib Zafar H.A

محمد نور عالم احمدی

امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

Ahmadiyya Missionary incharge

205 Near Park street Calcutta.17

ہر قسم اور ہر ماڈل

کے موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے اٹووِنگس کی خدمات حاصل فرمائیے

اٹووِنگس

AUTOWINGS

32, SECOND MAIN ROAD

C.I.T COLONY

MADRAS 600004

PHONE NO-76360

اخبار بدر کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا قومی فریضہ ہے

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات

۱۔ سینگ اور گھاس سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں

۲۔ گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح، مسجد اقصیٰ، ... مناظر دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں

۳۔ ... مبارکباد کے کارڈ اور دیگر تصاویر

خط و کتابت کا پتہ:

THE KERALA HORNS EMPORIUM

TC. 38/532 MANACAUD

TRIVANDRUM

(KERALA)

PIN 595009

PHONE NO- 2351

P.B.NO - 128

CABLE "CRESCENT"

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يَأْتِيكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ وَيَأْتُونَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج!
جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجامِ کار

ترجمہ: "تجھے دور دراز علاقوں سے امداد ملے گی اور تیرے پاس لوگ بکثرت آئیں گے۔" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا پچاسیواں (۸۵) عظیم الشان

جلسہ سالانہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔" (الوصیّت)

بتاریخ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح ۱۳۵۵ ہش
دسمبر ۱۹۷۶ء
بروز ہفتہ، اتوار، سوموار

مقامِ اجتماع
مجلس احمدیہ قادیان
ضلع گورداسپور (پنجاب)

تحقیقِ حق اور تعلیم اسلام و صداقت احمدیت معلوم کرنے کا بہترین اور نادر موقعہ!

پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے متعلق تقاریر

حضرت امام جماعت احمدیہ کے روح پرور پیغام کے علاوہ ذیل کے روحانی اور علمی موضوعات پر جماعت احمدیہ کے علماء خطاب فرمائیں گے

۱۔ ثبوت ہستی باری تعالیٰ (سائینٹفک نظریات کی روشنی میں)
۲۔ اسلام اور دیگر مذاہب میں قدرِ مشترک
۳۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق
۴۔ امنِ عالم اور اسلام
۵۔ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۶۔ مذاہب کی ضرورت عصرِ حاضر میں
۷۔ مسیح موعودؑ اور کسرِ صلیب
۸۔ حقوق العباد (ان کی ادائیگی کی اہمیت۔ اسلامی اخلاق و آداب)
۹۔ قرآن و حدیث کی پیشگوئیاں (جو موجودہ زمانہ میں پوری ہو رہی ہیں)
۱۰۔ جماعت احمدیہ کی عالمگیر خدمتِ اسلام
۱۱۔ عقائدِ احمدیت
۱۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں (اپنوں و غیروں کے بارہ میں)
۱۳۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۱۴۔ اسلام میں خلافت
۱۵۔ احمدی بزرگوں کی مالی قربانیاں

نوٹ:- (۱) بیرونِ ہند سے بھی زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے۔ (۲) جلسہ کے دوران کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ (۳) ہمارا جلسہ خالص روحانی اور مذہبی جلسہ ہے اس تقریب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں (۴) مہمانوں کے قیام اور طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں (۵) مردانہ جلسہ گاہ کا پروگرام زنانہ جلسہ گاہ میں سنایا جائیگا۔ البتہ درمیانی دن مستورات کا الگ پروگرام ہوگا۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد ناظر دعوت و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب بھارت